چونکہ دنیا و دولت کا زور ہے۔ ہر ایک روپے کے نشے میں مسرور ہے۔ علم اور علماء کی عزت دلوں سے اٹھ گئی ہے۔ اور رسول اللہ کی ذات پاک سادات کرام کی تعظیم نیست و نابود ہو گئی۔ علماء اور سادات کو ذرہ ذرہ بات میں لوگ ناجائز الفاظ و بُرے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اور بے باک ہو کر گالیاں اور فحش بکتے ہیں۔ اور اسی سبب سے کہ سادات کا قدر نہیں جانتے۔ سیدزادی سے نکاح بھی کر لیتے ہیں۔ اور کئی طرح کے حیلوں سے اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ لہذا قرآن سے و تفسیر و حدیث سے آل بیت کی شان و رتبہ بیان کیا گیا۔ تاکہ مسلمان اس بے ادبی سے بچیں۔ نام اس کتاب کا ہے

[illegible]

جمع عبارات
در فضائل
حضرات سادات

[illegible]

یہ تصنیف لطیف ماہر علم لطیف جامع فضائل قامع رذائل مولانا قاضی غلام گیلانی شمس آبادی چھاچھی ضلع کیمبلپور کی ہے۔ جسکو سردار عالی شان سخاوت توأماں محب العلماء رفیق الفقراء سردار کرم خاں کلاں موضع وہریک علاقہ کھاتڑ ضلع کیمبلپور نے زر کثیر مبلغ ما ۱۵۰ صرف کرکے فائدہ عام کیلئے طبع کرایا۔ اور جناب حضرت شاہ سید موضع بڑودھہ نے ۱ روپیہ اور باقی جمع کیا

مطبع سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر کے چھپی

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

حضرات سید لوگوں کے فضائل اور درجات صحیح حدیثوں اور معتبر کتابوں سے لکھے جاتے ہیں۔

اوّل وہ احادیث لکھتا ہوں۔ جن میں مذکور ہے کہ سید لوگوں کے اگر کام شریعت کے موافق نہ ہوں گے تو انکو سید ہونا کچھ نفع نہ دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ والا وہی ہے۔ جو کہ گناہوں سے بچتا ہے پس مثل دوسری قوم کے لوگوں کے بدکار سیدوں کو بھی دوزخ کا عذاب ہوگا۔ پھر اس کے بعد وہ احادیث لکھونگا۔ جن میں مذکور ہے کہ جو کوئی صحیح نسب والا سید ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان مبارک سے اُسکو اللہ تعالیٰ بروز قیامت ذلیل نہ کرے گا۔ اور ببرکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوزخ سے نجات پائیگا۔ **فصل**۔ اول اُن احادیث میں جن میں مذکور ہے کہ سید ہونا کام نہ دیگا جب تک کام نیک نہ ہوں گے۔ قرآن مجید میں پروردگار جل جلالہ نے فرمایا ہے۔ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ۞ یعنی جبکہ اسرافیل علیہ السلام کے سینگ (دو جلی) میں پھونکا جائیگا یعنی قیامت ہوگی اُس دن اُن لوگوں کے درمیان کوئی نسب نہ ہوگی ان کو نفع دینے والی اور نہ کوئی کسی کا حال پوچھے گا وہشت اور حیرت کے سبب سے شفقت اور محبت لوگوں سے دور ہو جائے گی یہاں تک کہ فرار کریگا انسان اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور اپنی عورت اور اولاد سے۔ تفسیر قاضی المفسرین ۱ **دوسری** آیت میں ہے۔ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی تم بندوں میں سے نزدیک اللہ تعالے کے وہ شخص زیادہ بزرگ ہے جو زیادہ تقویٰ دار ہے۔ **احادیث** امام احمد بن حنبل نے ابونضرہ سے بیان کیا کہ ابونضرہ کہتے ہیں کہ مجھکو حدیث بیان کی ہے اُس شخص نے جس نے حضرت رسول اللہ

مقام منیٰ میں خطبہ سنا ہے رسول اللہ نے اونٹ پر کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو تمہارا اللہ
ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک (یعنی آدم علیہ السلام) کوئی بزرگی نہیں عرب والے کو عجم والے
پر اور نہ کسی کالے کو سرخ پر مگر بزرگی تقویٰ کے ساتھ ہے کیونکہ تم میں سے اللہ تعالےٰ
کے نزدیک بہتر وہ ہے ۔ جو اللہ تعالےٰ جل وعلا رازق حقیقی سے بہت
ڈرنے والا ہے ۔ اور امام ابو علی مسلم نے اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
حدیث بیان کی ہے فرمایا رسول اللہ ؐ نے جبکہ نازل ہوئی یہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ
الْاَقْرَبِیْنَ ط اور ڈرا اے محمد اپنے قریب کے قبیلہ والوں کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے قریش کو جمع کر کے عام وخاص کو خطاب کیا اور فرمایا اے کعب بن لوی کے فرزندو
تم اپنے نفسوں کو کھینچو دوزخ کی آگ سے ۔ اے بنی ہاشم اے بنی عبد المطلب تم بھی اپنے
آپ کو دوزخ سے بچاؤ ۔ اے فاطمہ تو بھی کھینچ اپنی جان کو دوزخ سے کیونکہ میں تمہارے
لئے اللہ تعالیٰ سے کسی شئے کا مالک نہیں ہوں فقط یہی ہے کہ تمہارے ساتھ مجھکو قرابت
ہے جس کو میں صلہ رحمی کر کے رکھونگا ۔ اور ابو الشیخ نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
اس حدیث کو لیکر بیان کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ہاشم کی اولاد ایسا
نہو کہ لوگ تو روز قیامت کے آخرت کے درجات کو سینے پر لاد کر لاویں یعنی نیک کام
کر کے آویں اور تم دنیا کو اپنے اوپر لاد کر لاؤ کیونکہ میں اللہ تعالےٰ کے عذاب سے کوئی چیز تم
سے دور نہ کر سکونگا ۔ اور امام بخاری نے ادب مفرد اور ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی
اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا وارث
اور دوست کوئی نہیں مگر پرہیزگار لوگ ہیں ۔ اور اے میری نسبت کے لوگو ایسا نہو کہ باقی لوگ
نیک عمل کر کے روز قیامت کے آویں اور تم دنیا کی محبت اور برے کاموں کو اپنی گردن پر لاد کر
لاؤ ۔ اور اسوقت مجھکو یا محمد کر کے پکارو اور میں تم سے اسوقت تمہارے اعمال کی شکایت
کروں اور تم سے اپنے منہ کو پھیر لوں اور طبرانی میں حدیث ہے بواسطہ معاذ رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کے کہ جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو ملک یمن کی طرف روانہ کیا کارندہ کر کے
انکے ساتھ باہر کو تشریف لے گئے اور اوسکو وصیت کی بس فرمایا کہ میرا وارث اور دوست کوئی نہیں

نگر متقی لوگ خواہ کسی ذات اور کسی شہر کے ہوں روا ہ ابو الشیخ (یعنی میرا وارث اور دوست نیک کام والا ہے اگرچہ ذات کا افغان ہو یا مغل ۔ بافندہ ۔ آوان ۔ لوہار ۔ معمار ۔ لیلاری زمیندار موچی وغیرہ ۔ ذات سید سے کوئی غرض نہیں اور عام ہے کہ ہندی ہو کہ سندھی ہو عربی یا عجمی پنجابی ہو یا خراسانی ۔ کوئی ضرور نہیں کہ مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ یا بیت المقدس یا نجف شریف ہی کا ہو بلکہ نیک ہونا چاہیئے جس جگہہ کا ہو) اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ لے میری اولاد کے لوگو تمکو میں ہرگز اجازت نہیں دیتا خراب کرنا اُس شے کا جو درست ہو چکی (یعنی حلال کو حرام کرنا اور برعکس اسکا) **اور** بخاری و مسلم میں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہرا کہ فرماتے تھے کہ فلانے کی اولاد میرے وارث اور دوست نہیں بلکہ میرے دوست نیک مومن ہیں **اور** امام مسلم نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی بہ سبب اپنے بُرے عمل کے جلدی جنت میں نہ جا سکا تو اسکی نسب اوسکو جنت میں لے جانے پر جلدی نہ کرے گی ۔ یعنی اسکی ذات و نسب اوسکو جنت میں لے جانیکا باعث نہ ہوگی ۔ اس قسم کی اور احادیث بھی بہت ہیں ۔ **فصل دوم** ۔ اُن حدیثوں کے بیان میں جن میں مذکور ہے کہ سید لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت نفع دے گی ۔ اول حدیث زید بیٹے ارقم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے میری امت کے لوگوں میں تم میں دو بڑی چیزیں قدر کی چیزیں چھوڑنے والا ہوں ۔ جب تک تم ان دو پر پنجہ مارو گے تب تک تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے ۔ بعد میرے اور وہ دو چیزیں ایسی ہیں ، کہ ایک دوسری سے بڑی ہے ایک تو قرآن مجید ہے جو کہ ایک رسی ہے اللہ تعالیٰ کی آسمان سے زمین تک برابر تنی ہوئی ہے (یعنی قرآن مجید کا نور اور عزت آسمان و زمین دونوں میں ہے ؛ اور دوسری میری اولاد و آل بیت ہیں یہ دونوں مجھ سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ آئیں گے میرے پاس حوض کوثر پر پس اب تم دیکھو کہ ان دونوں چیزوں میں تم نے کیسی نیابت کی ہے یعنی تم نے ان دونوں پر کس طور سے عمل کیا ہے ۔ (**دوم حدیث**)

روایت کی ہے۔ حافظ جمال الدین محمد نے جو کہ بیٹا ہے یوسف زرندی کا اپنی کتاب میں
جس کا نام (نظم درر السمطین) ہے کہ زید بیٹا ارقم کا کہتا ہے اللہ تعالیٰ راضی ہو وے اس سے
کہ حج وداع کے روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ میں تمہارے لئے حوض
کوثر پر آگے جاتا ہوں اور تم لوگ میرے پیچھے آنے والے ہو اور قریب ہے کہ تم میرے پاس حوض
کوثر پر آوگے پس میں تم سے سوال کرونگا۔ اپنی بڑی دو چیزوں کا کہ تم نے ان دو پر کس طور
پر عمل کیا ہے پس ایک شخص مہاجرین سے کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ وہ بڑی دو
چیزیں کیا ہیں فرمایا کہ ایک بڑی ہے اور ایک چھوٹی ہے وہ جو بڑی چیز ہے قرآن مجید ہے
جس کی مثال ایک رسی کی ہے جسکا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے
ہاتھ میں ہے پس تم اس رسی کو مضبوط پکڑو اور چھوٹی چیز میری اولاد ہے پس جس کسی نے
میرے قبلہ کیطرف منہ کیا اور میری بات مانی یعنی جس نے ایمان لایا میں اسکو وصیت کرتا
ہوں کہ میری اولاد کے ساتھ بھلائی کرے پس تم میری اولاد کو قتل نہ کرو۔ اور نہ اونپر قہر کرو
اور نہ انکی خدمت میں کوتاہی کرو اور میں نے سوال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کہ میری اولاد اور
اسکی تعظیم کرنے والوں کو اور قرآن مجید پر عمل کرنے والوں کو حوض کوثر پر میرے پاس لادے
(سوم حدیث) روایت کی ہے دیلمی نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے امت کے لوگو میں تم کو اپنی اولاد کے بارہ میں
خیر کی وصیت کرتا ہوں اور ان کے ساتھ ملاقات کا وعدہ حوض پر ہے۔ (چہارم
حدیث) ابو سعید نے روایت کی اپنی کتاب شرف النبوۃ میں عبد العزیز سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تک مسند کر کے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور میری اولاد جنت
کا ایک درخت ہیں کہ شاخیں اسکی دنیا میں ہیں پس جس کسی نے اوسکو پکڑ لیا اوس نے اللہ تعالیٰ
کی طرف رستہ پالیا۔ (حدیث پنجم) امام طبرانی نے کتاب اوائل میں حضرت علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ فرمایا
حضرت نے کہ سب سے پہلے حوض کوثر پر میرے پاس میری اولاد آئے گی۔ اور جو شخص کہ میری
امت کا مجھ پر محبت رکھتا ہے۔ (حدیث ششم) طبرانی اور دار قطنی اور صاحب

کتاب الفردوس

کتاب الفردوس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بروز قیامت سب سے پہلے اہل بیت کی شفاعت کرونگا اس کے بعد جو کہ دوم درجہ کا قریبی ہے اس کے بعد سوم درجہ کا قریبی پھر انصار کی شفاعت کرونگا۔ یعنی جو لوگ مدینہ منورہ کے میرے مددگار ہوئے ہیں اسکے بعد اہل یمن کے لوگوں سے جو کوئی میرے پر ایمان لایا ہے اسکے بعد کل عرب کے لوگ مسلمان اسکے بعد کل عجم کے مسلمان لوگ اور جسکی شفاعت سب سے پہلے ہوگی بروز حشر وہ سب سے افضل ہے۔ معلوم ہوا کہ اہل بیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے افضل ہوں گے کیونکہ ان کے لئے سب سے پہلے شفاعت ہوگی۔ (حدیث ہشتم) طبرانی نے اپنی کتاب صغیر میں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اے ہاشم کی اولاد میں نے سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ تم کو شریف اور رحم والا کر دے اور تم میں سے جو گمراہ ہو اوسکو ہدایت کرے اور خوفناک کو امن دے اور بھوکے کا پیٹ بھر دے۔ (حدیث نہم) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ میری اہل بیت کے لوگوں میں سے جس کسی نے توحید کا اقرار کیا یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک جانا اور مجھ کو پیغمبر برحق جانا اوسکو اللہ تعالیٰ عذاب بدکاری کا نہ دے گا۔ یعنی یا تو اوسکو اول ہی سے جنت میں داخل کردیگا۔ یا عذاب دیگا مگر عذاب ایسا نہ دے گا جیسا کہ دیگر قسم کے گنہگاروں کو دیگا۔ روایت کیا ہے اسکو امام جلیل القدر حاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ (حدیث دہم) روایت کی ہے ابوسعید اور مُلا نے اپنی سیرت میں اور دیلمی نے اور اسکے بیٹے نے عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ میری اہل بیت میں سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے پس اللہ تعالیٰ نے میرا یہ سوال منظور فرمایا یعنی جو کوئی میری اہل بیت کا نیک متشرع آدمی ہو اور اس سے اگر کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہے اور توبہ کرلی ہو تو اسکو اللہ تعالیٰ سے دوزخ سے بچانے کا سوال کیا ہے۔ (حدیث یازدہم) روایت کی ہے امام احمد نے مناقب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بنی ہاشم کے لوگو مجھ کو قسم ہے اس اللہ تعالیٰ کی جس نے مجھ کو
برحق نبی کیا ہے کہ اگر میں نے جنت کے دروازہ کا زنجیر ہاتھ میں لیا تو سب سے اول تم ہی لوگوں کو
جنت میں داخل کرونگا۔ (حدیث دوازدھم) روایت کیا امام طبرانی نے اپنی کتاب
کبیر میں اور رجال اسکے ثقہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی فاطمہ کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ عزوجل نہیں عذاب دینے والا
تم کو اور نہ تیری اولاد کو یعنی تیری اولاد نیک کو اور گناہگاروں میں سے جس پر فضل کر دے
(حدیث سیزدھم) روایت کی ہے امام احمد اور حاکم نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے
ابوسعید سے وہ کہتے ہیں کہ سنا ہے میں نے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کیا ہے
حال ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع نہ دے گی روز قیامت
کے میں کہتا ہوں کہ ہاں نفع دیگی۔ مجھ کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میری قرابت ملی ہوئی
اور پیوست ہے دنیا اور آخرت میں اور میں اے امت کے لوگو تمہارے لئے حوض کوثر پر آگے
جانے والا ہوں (حدیث چہاردھم) روایت کیا ہے ابوصالح مؤذن نے اپنی اربعین
میں اور حافظ عبدالعزیز بن اخضر نے اور ابونعیم نے معرفۃ الصحابہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر سبب اور نسب روز قیامت کے کٹ جائیگی
مگر میری نسب اور میرا سبب میری اولاد سے نہ کٹے گا۔ اور جتنے بنی آدم ہیں۔ انکی طاقت اور
قوت ان کے باپ دادا اور چچا اور چچا کے بیٹوں اور اپنے بیٹوں اور پوتوں سے ہوتی ہے
یعنی عصبات سے مگر اولاد فاطمہ کی طاقت اور قوت مجھ سے ہے کیونکہ میں ہی انکا باپ ہوں
اور میں ہی انکا عصبہ بھی ہوں اگرچہ رشتہ میں انکا نانا ہوں یعنی جس قدر زور اور طاقت
اور مدد و امداد لوگوں کو مصیبت کے وقت اپنے باپ اور دادا اور ان کی اولاد سے ملتی ہے
اسی قدر مدد و امداد بلکہ اس سے زیادہ فاطمہ کی اولاد کو مجھ سے ملتی ہے۔ حالانکہ میں تو انکا
عصبہ نہیں ہوں بلکہ نانا ہوں۔ قرآن مجید کی سورۃ کہف میں یہ آیت جو ہے۔
وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ
اَبُوْهُمَا صَالِحًا کسی شہر میں ایک دیوار تھی بہت پرانی اور پڑی اور اسکے نیچے دو یتیم لڑکوں کیلئے

اربعین و معرفۃ الصحابہ

ان کے سات پشت کے اوپر والے دادا نے خزانہ دفن کیا تھا جب وہ دیوار گرنے لگی تو اللہ تعالیٰ
نے خواجہ خضر علیہ السلام سے فرمایا کہ اس دیوار کو سیدھا کر دے تاکہ نابالغ یتیم لڑکوں کا مال دیوار
کے گرنے کے سبب سے کوئی اور شخص نہ لے لے پس خواجہ خضر علیہ السلام نے دیوار کو سیدھا کر دیا تھا
تفاسیر میں ہے کہ جب کہ سات پشت سے اوپر کے جداعلیٰ کا مال اسکے پوتوں کے لئے پروردگار نے
نگاہ رکھ دیا تو کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ محفوظ اور نگاہ
رکھے گا اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کتنی ہی پشتیں دور ہوں اور اگرچہ متعدد واسطے
ہوں اسیواسطے حضرت امام ابوجعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے حق میں آل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور ہمدردی کا ایسا خیال کرو جیسا کہ کسی شخص نے دیوار کے نیچے اپنی
سات پشتوں کے بعد کی اولاد کے لئے خزانہ کو دبا رکھا تھا۔

حکایت بزرگ لوگوں میں سے ایک بزرگ مکہ معظمہ میں رہتا تھا اور درس قرآن مجید
کا پڑھاتا تھا کہ ایک روز اس آیت پر پہنچا إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ
الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔ (ترجمہ) یہی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ
ارادہ کرتا ہے کہ دور کر دے تم سے ناپاکی اور پلیدی کو اے اہل بیت اور تم کو پاک کر دے خوب
پاک۔ پس اس آیت کو سنکر ایک عالم نے یہ سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے
اگرچہ زندگی میں کسی وقت برا کام ہوگیا۔ مگر اللہ تعالیٰ انکی موت اچھے حال پر کریگا ہوسکتا
ہے کہ قبل موت کے کچھ زمانہ اون کو گناہوں سے توبہ نصیب ہوجاے ببرکت حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس عالم صاحب نے اس بات کو خوب پختہ جانا اسکے بعد پھر مکہ معظمہ
کے سید لوگوں کے اعمال واقوال برے خلاف شرع سنکر اس بات کو اپنے عقل میں بعید جانا
اور یہ خیال کیا کہ بعض سید لوگ دنیا میں کسی وقت برے کام کرتے ہیں پس ان کی موت عمدہ
حالت پر کیونکر ہو سکتی ہے پس خواب میں دیکھا اس عالم صاحب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ اپنے چہرہ مبارک کو بسبب رنج اور خفگی کے اس عالم صاحب سے پھیر لیا اور فرمایا کہ تو میری
اولاد کی موت کو اچھی حالت پر بعید اور مشکل جانتا ہے پس بیدار ہوا خوف کی حالت میں
اور اس گمان سے لوٹ گیا۔ علامہ امام محمد امین شامی کے رسالہ سے نقل کیا گیا اور اس کے

شامی

سابق جو نقل ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ مجھکو کسی سے عذاب دور کرنے کا اختیار نہیں ہے تو مطلب اسکا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بخود کسی گنہگار کو دوزخ سے بچانے کا اختیار نہیں مگر پروردگار عالم نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی عنایت سے گوناگون مراتب و مناصب دیئے ہیں اور عالم آخرت میں بہت کچھ مہربانی فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت کو مقام شفاعت نصیب ہوگا پس اس وقت اپنی گنہگار اولاد و امت کے لئے سفارش کریں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان عالیشان

کی محبت اگر کامل ہوگی تو ایمان کامل ہوگا محبت درمیانی ہوگی تو ایمان کی قوت درمیانی ہوگی۔ محبت ناقص ہوگی تو ایمان کمزور ہوگا۔ اگر محبت بالکل نہیں تو ایمان نہیں پس محبت اہل بیت کو ایمان میں دخل ہے۔

اور صحیح حدیث ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر محبت کرو کہ تم کو نعمت دیتا ہے اور میرے اوپر اسلئے محبت کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر محبت کرتا ہے اور میرے اہل بیت پر اسلئے محبت کرو کہ میں انپر محبت کرتا ہوں بیہقی و ابوالشیخ و دیلمی نے روایت کیا کہ فرمایا حضرت نے کہ ایمان بندہ کا پختہ ہوگا۔ کہ مجھکو اور میری اہل بیت کو اپنے نفس سے اور اپنے بال بچے کے نفس سے محبوب جانے صحیح روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو کہ باتیں کرتے ہیں اور جب میری اہل بیت کا کوئی شخص آجاتا ہے تو اوسکو ناقابل مجلس جانکر باتیں موقوف کردیتے ہیں۔ اور مجھکو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ جب تک مجھکو اور میری اہل بیت کو پیار نہ کرے گا۔ اس کے دل میں ایمان داخل نہ ہوگا۔ حدیث ضرور کرو محبت اہل بیت کی کیونکہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے پاس گیا ایسے حال میں کہ اہل بیت سے دوستی کرتا ہے تو ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔ حدیث ابوالشیخ اور دیلمی نے رسول اللہ سے بیان کیا کہ جو کوئی میری اولاد اور میرے انصار اور عرب کا حق نہیں جانتا تو اوس میں تین باتوں میں سے ایک بات ہوگی یا وہ منافق ہے یا ولد الزنا ہے یا وہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہوا ہے

بیہقی و ابوالشیخ و دیلمی

ابوالشیخ و دیلمی

ناپاکی کی حالت میں یعنی اوسکی ماں حاملہ ہوتی ہے ناپاکی کی حالت میں۔ حدیث رسول اللہ
نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ پر محبت کرے گا۔ وہ قرآن مجید پر محبت کریگا۔ اور جو قرآن مجید پر
محبت کرے گا وہ میرے صحابیوں اور قرابتیوں پر بھی محبت کرے گا۔ حدیث ابوبکر خوارزمی
نے کہا کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے پاس تشریف لائے اور حضور کا منہ مبارک
چاند کیطرح روشن تھا۔ عبدالرحمن بن عوف نے وجہ عرض کی تو فرمایا حضرت نے کہ میرے رب تعالیٰ
کی طرف سے خوشخبری آئی ہے میرے چچازاد اور بیٹی فاطمہ کے حق میں کہ اللہ تعالیٰ نے اسکا نکاح
حضرت علی کے ساتھ کر دیا ہے۔ اور جنت کے مالک فرشتہ کو جسکا نام رضوان ہے امر فرمایا
پس اس نے ہلایا درخت طوبیٰ کو اور اس میں بشمار دوستان اہل بیت کا غذ پیدا ہوگئے اور
ہر ایک کاغذ کے نیچے ایک فرشتہ پیدا ہوا نور کا اور ہر فرشتہ کو ایک ایک کاغذ دیا گیا۔ جب
قیامت ہوگی فرشتے وہ نام لیکر آواز دیں گے۔ پس جس قدر اہل بیت کے محبت کرنے والے ہونگے
ہر ایک کو ایک ایک کاغذ دیا جائیگا جس کے سبب سے دوزخ سے نجات ہوگی پس میرا برادر اور
چچا کا بیٹا (علیؓ) اور میری بیٹی میری امت کی عورت و مرد کو آگ سے چھوڑانیکا وسیلہ
ہوگئے۔ حدیث رسول اللہ سے صحیح طور پر وارد ہے کہ فرمایا ہے کہ مجھکو اللہ تعالیٰ کی قسم
ہے۔ کہ ہم اہل بیت پر جو بغض کریگا دوزخ میں داخل ہوگا۔ حدیث امام احمد سے مرفوعاً امام احمد
وارد ہے کہ جس نے بغض اور کینہ کیا اہل بیت پر وہ منافق ہے۔ حدیث دیلمی سے دیلمی
مرفوعاً وارد ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ بغض بنی ہاشم کا کفر ہے۔ (لیے کفر نعمت ہے)
اور بغض عرب کا نفاق ہے اگر کوئی شخص نماز پڑھے رکن اور مقام ابراہیم میں (جو کہ خانہ
کعبہ کے بڑے متبرک مقام ہیں) اور روزہ بھی رکھے۔ مگر اہل بیت کا بغض رکھیگا تو دوزخ
کو جائیگا۔ صحیح حدیث میں ہے کہ چھ شخصوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ اور ہر نبی لعنت
کرتے ہیں ان چھ میں ایک وہ ہے جو کہ میری اولاد کی بیعزتی کرتا ہے۔ قاضی عیاض
مالکی نے کہا کہ اہل بیت کی محبت واجب و فرض ہے اور بغض انکا سخت حرام ہے اور قاضی عیاض
امام بیہقی و امام بغوی نے کہا ہے کہ محبت اہل بیت کی مسلمانی کے فرضوں میں سے ایک
فرض ہے بلکہ امام شافعی صاحب نے اوسکی فرضیت پر تصریح فرما دی ہے امام بیہقی

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم × فرض من اللہ فی القرآن انزلہ اسی امام شافعی
نے فرمایا آل النبی ذریعتی + وہم الیہ وسیلتی ارجو بہم اعطی غدا بیدی الیمین صحیفتی
کتاب توثیق عری الایمان میں امام بزار نے امام حولی سے نقل کرکے فرمایا کہ خاص خاص
علما بوجہ محبت رسول اللہ کے اپنے دلوں میں بہت کامل نرہ پاتے ہیں پھر حضرت کی ازوا
کی محبت سے پھر اون میں صحابیوں کی اولاد کی محبت سے جنکو جنت کی بشارت ملی ہے۔
پھر کل صحابیوں کی اولاد کی محبت سے کامل نرہ پاتے ہیں۔ اور انکی طرف ایسی خوشی کی نظر
کرنے ہیں جیسے کہ اون کے باپوں کو دیکھ کر نظر کرتے اور انکی عیب جوئی سے آنکھ بند کرلی
چاہیئے اسیواسطے اہل بیت کے فاسق و بدعتی سید کے کام ناجائز کو برا جانے نگاسکی ذات
اور حسب کو برا نہ کہے۔ کیونکہ وہ ایک ٹکڑا اور جزو ہے رسول اللہ سے اگرچہ درمیان حضرت کے
اور اس سید بدکار کے بہت سی پیڑیاں درواسطے ہوں **ابوالشیخ** نے حدیث بیان
کی کہ بزرگی اور شرافت اور مرتبہ رسول اللہ اور ان کی اولاد کو ہے۔ **دارقطنی** نے ابن المسیب
سے بیان کیا کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ درستی کرو اشرافت کی اور اپنی عزت کیلئے لوگوں
سے بچاؤ اور جان لو کہ شرافت محبت علی و اہل بیت سے پوری ہوگی۔ **دیلمی** نے ابوسعید
سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے سخت ہوا غضب اللہ تعالی کا اوسپر جس نے مجھکو
تکلیف دی اولاد میری کے سبب۔ **حاکم** نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ
فرمایا حضرت نے تمہارے اندر اچھا وہ شخص ہے۔ جو میرے بعد میری اولاد کے ساتھ اچھا ہے
امام احمد اور ترمذی اور حاکم نے سعد سے روایت کی ہے کہ جو کوئی ارادہ کرے قریش
(اہل بیت) کی ذلت کا اسکو اللہ تعالے ذلیل کردیگا۔ **ابوبکر** نے **غیلانیات** میں
ابوایوب سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ روز قیامت
ہوگا۔ فرشتہ آواز دیگا۔ عرش کے نیچے سے کہ اے لوگو سروں کو نیچے کرو اور آنکھیں
بند کرلو تا کہ بی بی فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی پل صراط سے گزر جائے پس ستر
ہزار کنیزک کے ساتھ گذریگی۔ جو کہ جنت کی حوروں میں سے ہونگی۔ بجلی کیطرح تیز گزریگی
یہ جس قدر لکھا گیا ہے۔ مختلف کتابوں کے مسائل ہیں۔ مگر زیادہ تر امام ابن حجر مکی

کی صواعق محرقہ سے لکھا گیا ہے۔ اِن دونوں قسم کی حدیثوں سے مطلب یہ نکلا کہ سید لوگوں
کو بھی امید اور خوف میں رہنا چاہیئے۔ ایسے خوش نہ ہو جائیں کہ رسول اللہ کی اولاد بنکر
نیک عمل کو ترک کر دین خیال کریں۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اسکے کہ کل جہان
کے سردار تھے اور انہی کی خاطر سارا جہان پیدا ہوا آنحضرت نے کبھی فرض واجب و نیک کام کو
ترک نہ کیا اور اللہ تعالی کے خوف سے بے ڈر نہ ہوئے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کل انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اون کے صحابہ اور دوست اور بڑے بڑے غوث و قطب و علماء فقرا
و بزرگان دین ہو گزرے ہیں کسی نے برے کام نہ کئے پس سید لوگ ضرور اُن کے قدم پر چلیں
اور انکو رنج نہ کریں اور اللہ تعالی سے جنت لینا چاہیں تو شرع محمدی کی پابندی کریں اور
نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ وغیرہ ضروری کام اسلام کے ادا کریں اور اپنی صورت و شکل
و لباس و خصلت و بات چیت و معاملہ وغیرہ کل کاموں کو شریعت کے موافق کریں تاکہ اُمت
کے لوگ بھی دیکھکر ان کی محبت کریں اور انسے نفرت نہ کریں۔ کئی جگہہ دیکھا جاتا ہے کہ
نماز کے وقت مسجد کے قریب سید ذات کا آدمی بیٹھا رہتا ہے نماز کو نہیں آتا۔ بعضے
روزہ رمضان کا نہیں رکھتے۔ کوئی داڑھیاں منڈواتے کترواتے ہیں۔ کوئی کان میں
مرکیاں اور بالیاں ڈالتے ہیں بعضے سید اپنی اولاد کا ناک چھید ڈالتے ہیں۔ بعضے اولاد کے
سر پر بودیاں اور چوٹی ہندوؤں کی طرح رکھواتے ہیں۔ اور اسکو بزرگوں کی رسم جانتے ہیں
حالانکہ یہ کافروں کی رسم ہے۔ بعضے سید چوری و جنگ مقدمہ بازی و کاذب گواہی میں
لگے رہتے ہیں۔ یہ سب کام حرام ہیں آج کل جو لوگ اہل بیت سے بد اعتقاد ہو گئے ہیں۔
تو ایسے ہی ناجائز کام ان کے دیکھکر تو ہوئے ہیں۔ ایک تو زبانی سید بنجانا ہے یہ تو آسان
ہے مگر اصلی سیدوں کے کام دکھلانے چاہیئے سیدوں میں خصلت رسول اللہ کی اور بہادری
و سخاوت حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور صبر امام حسین و امام حسن کا ضرور ہونا چاہیئے۔
سوال بعض لوگوں کو یہ وہم ہے کہ اگرچہ سادات اہل بیت کا شان عظیم ہے مگر ان کی
عزت اور عظمت قرآن مجید کی کسی آیت سے نہیں نکلتی۔ جواب چند آیات تحریر کی جاتی
ہیں جو بعض حضرات مفسرین نے آل بیت کی شان انکے نکالی ہیں پہلی آیت اِنَّمَا

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

ترجمہ سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تاکہ دور کرے تم سے پلیدی کو اے اہل بیت کے لوگوں اور تم کو پاک کر دے گناہوں سے بسبب تقویٰ کے عمدہ پاک کرنا ۔ اکثر مفسرین سے مروی ہے کہ یہ آیت وارد ہوئی ہے، حضرت علی و فاطمہ وحسن وحسین رضی اللہ عنہم کے شان میں اور بعض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے شان میں کیونکہ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوْتِكُنَّ یہ بھی حضرت کی بی بیوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اسی واسطے انکا غلام حضرت عکرمہ بازار میں یہ بات سناتا تھا اور بعض علما نے فرمایا کہ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شان پاک میں وارد ہوئی اور قوی یہ بات ہے۔ کہ یہ آیت وارد ہوئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور بیٹیوں اور بیٹیوں کی اولاد میں یعنی اہل بیت سکونت و اہل بیت نسب میں وارد ہوئی ہے اہل بیت سکونت میں بی بیاں بھی داخل ہیں اور اہل بیت نسب میں بی بی فاطمہ اور امام حسن و امام حسین و حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم داخل ہو گئے اب ہم چند احادیث بیان کرتے ہیں جن سے ہر ایک کا ثبوت ہوتا ہے۔

اخرج احمد عن ابی سعید الخدری انھا نزلت فی خمسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین واخرجہ ابن جریر مرفوعًا بلفظ انزلت هذه الآیۃ فی خمسۃ الخ واخرجہ الطبرانی ایضًا اور صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرات کو کملی کے نیچے کر لیا جو کملی کہ حضرت پر اوڑھا ہوا تھا۔ اور یہ آیت پڑھ دی اور فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں، اور خاص ہیں میرے ان سے پلیدی دور کر دے اور انکو پاک کر دے پس حضرت کی بی بی ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں بھی اُن کے ساتھ ہوں تو حضرت نے فرمایا کہ تو خیر اور بھلائی اور نیکی پر ہے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی ان اہل بیت سے لڑیگا میں اُس سے لڑونگا اور جو ان سے صلح رکھے گا میں اُس سے صلح رکھونگا اور جو ان سے دشمنی کرے میں اُس سے دشمنی کرونگا اور ایک روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نے لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ و امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم پر اپنا کملی ڈال دیا۔ اور حضرت ام سلمہ بی بی گئے اور دست مبارک دکھلیا

طبرانی
وصحیح مسلم

اور یہ کلام پڑھی اللّٰھم ان ھؤلاء آل محمد فاجعل صلواتک وبرکاتک علی آل محمد
انک حمید مجید اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت حضرت بی بی ام سلمہ کے مکان میں اتری
تو رسول اللہ نے تین بار پڑھا اللّٰھم اھلی اذھب عنھم الرجس وطھرھم
تطھیرا بی بی ام سلمہ نے کہا کہ میں کیا آپ کی اہل سے نہیں ہوں یا رسول اللہ تو حضرت نے
فرمایا کہ ہاں تو میری اہل سے ہے۔ اور اس وقت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی کمل کے نیچے
داخل کر لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ نے دعا کی تو واثلہ نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ میرے لئے دعا کیجئے تو رسول اللہ نے اسکے لئے بھی دعا کی اور صحیح روایت
میں ہے کہ واثلہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں بھی آپ کی اہل سے ہوں تو فرمایا کہ ہاں تو بھی
میری اہل سے ہے۔ امام بیہقی نے کہا کہ واثلہ کو رسول اللہ نے تشبیہاً اہل میں شمار کر دیا (واثلہ)
نہ یہ کہ فی الواقعہ وہ اہل رسول اللہ میں داخل ہے۔ **سوال** ام سلمہ بی بی کا کمل کے نیچے
داخل ہونا اور نہ ہونا دونوں پائے گئے۔ جیسا کہ ماسبق کی روایتوں سے معلوم ہوا پس
کون سی روایت درست ہے۔ **جواب** درست یہی ہے کہ یہ واقعہ دو دفعہ ہوا ہے یعنی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار بی بی فاطمہ کے مکان میں امام علیؓ و حسنینؓ و فاطمہؓ کو زیر
کمل داخل کیا اور بی بی ام سلمہ پر ہاتھ مبارک اپنا رکھ دیا اور ایکبار خود ام سلمہ کے مکان
میں کمل کے نیچے اول کے چار حضرات کو اور پھر ام سلمہ کو بھی داخل کر لیا فھذا جمع بین اختلاف
الروایات اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اپنی باقی بیٹیاں سوائے فاطمہ کے اور اپنے قریبی
اور بیبیاں بھی ملا لیں وفی روایۃ ضم الی ھؤلاء بقیۃ بناتہ واقاربہ و
ازواجہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کی کل بیٹیاں اور کل بیبیاں اور اقربا اہل بیت میں
داخل ہیں اور ثعلبی کا مذہب ہے کہ اس آیت میں اہل بیت سے مراد کل بنی ہاشم ہیں جیسا کہ (ثعلبی)
ایک حدیث حسن میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس اور اسکے فرزندوں
کو اس دعا میں شامل کر لیا اور ان کے اوپر ایک پردہ ڈال دیا اور کہا کہ یا اللہ یہ میرا چچا ہے
اور یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں ان کو آگ سے پوشیدہ کر جیسا کہ میں نے اس پردہ میں انکو
پوشیدہ کر لیا ہے پس دروازہ کی لکڑیوں اور مکان کی دیواروں نے اس پر آمین کہی پھر

صحیح مسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آمین کہی تین بار صحیح مسلم کی حدیث ہے زید بن ارقم سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی صفت وثنا کے بعد اہل بیت کی محبت و خدمت و تعظیم کے بارے میں بہت کچھ بیان فرمایا پس زید سے کسی نے دریافت کیا کہ رسول اللہ کی بی بیاں اہل بیت میں ہیں وہ نہیں کہا کہ ہیں مگر اصل اہل بیت وہی ہیں جن پر بعد رسول اللہ کے صدقہ حرام ہے اور وہ بنو ہاشم ہیں۔ ان سب پر صدقہ حرام ہے پس ان سب کی تعظیم بلکہ کل عرب کی ضروری ہے **خلاصہ** یہ کہ اہل بیت رسول اللہ کے دو قسم ہیں ایک اہل بیت سکونت کے یعنی حضرت کے مکان مبارک کے رہنے والے لوگ اور اس میں کل ازواج داخل ہیں اور دوسرا اہل بیت نسبی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و حسن و حسین اور کل بیٹیاں اور کل بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں اور یہ حدیث بخاری کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روز تک پے در پے آل محمد نے روٹی سالن والی سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا تو اس سے مراد بنو ہاشم و بنو مطلب و ازواج و ذریات کل ہیں۔ بنا بر قول اصح کے مگر اعلیٰ قسم کے اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ فرضی زکوٰۃ و نذر و کفارہ حرام ہیں بلکہ حنفی مذہب کے بعضے اقوال میں صدقہ نفلی بھی حرام ہے۔ جیسا کہ امام مالک کے ایک قول میں ہے کیونکہ یہ صدقہ لوگوں کی میل ہے دینے والے کی عزت اور لینے والے کی ذلت ہوتی ہے۔ مگر یہ قول قابل عمل فی زمانہ نہیں بلکہ صدقہ نفلی سے سادات کی خدمت کیجاے ورنہ اون کے گذارے مشکل ہو جائیں گے۔ کیونکہ جس ملک میں مسلمان پادشاہ نہیں جو اونکو خزانہ بیت المال سے مدد کرے تو ان کے ضعیف و نابالغ و بیوہ عورتوں کی معاش تنگ ہو جائے گی لہذا صدقہ نفلی ان کے لئے درست ہے اور میں نے اس پر مستقل رسالہ لکھا ہے (**البیان الاتم فی حرمۃ الزکوٰۃ علی بنی ہاشم**) اور بعض علماء کی رائے پر تیسری قسم اہل بیت کی بھی ہے جو کہ کل نیک و صالح آدمی کو شامل ہے بوجہ اسکے کہ حدیث شریف میں ہے۔ کل تقی نقی فھو آلی یا یہ حدیث آلی کل مومن تقی مگر یہ حدیث ضعیف ہے، قالہ ابن حجر **اقول** ضعیف حدیث ایسی جو کہ موضوع اور بناوٹی نہ ہو یا ایسی جس کو فقہاء و محدثین نے رد نہ کیا ہو۔ فضائل اعمال میں مقبول ہے اور یہ بات کہ ہر مومن صالح رسول اللہ کی آل ہے یہ اوسکی خوشی اور شان کی

[illegible]

البیان الاتم

بات ہے اسیواسطے بعض علما نے اسکو مقبول رکھکر اہل بیت کی تقسیم فرمادی کہ حضرت صدقہ
کے باب میں اہل بیت سے مراد خاص بنو ہاشم ہیں جن کے فروع بہت سے ہوتے ہیں اور دوسری قسم
وہ ہیں جن کے لئے یہ دعا کی اللھم اھلی اذھب عنھم الرجس وطھرھم
تطہیرا اس سے مراد اصحاب کسا و ازواج مطہرات و کل ذریات و قرابتی ہیں ان میں سے
بھی بعض پر صدقہ فرض حرام ہے مگر تخصیص ان کی خاص دعا میں ہے تیسرے وہ جو کہ
دعا و ورد میں عام طور پر مراد ہوتے ہیں جیسا کہ اللھم صل علی محمد و علی ال محمد
میں مراد کل مومن پرہیزگار ہیں اہل بیت سکونت و نسبی و قرابتی وغیرہ کل صحابہ و کل اہل اسلام
قیامت تک اس آل میں داخل ہیں اور اس پہلی آیت میں کل اہل بیت کی فضیلت ظاہر
ہوگئی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بکلمہ انما سے ارادہ کو اہل بیت کی پاکی اور طہارت میں
منحصر کردیا یعنے اللہ تعالیٰ نے ان کے پاک ہی کرنے کا ارادہ فرمایا ہے نہ عذاب کا اور ظاہر ہے
کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ قدیم ہے یعنی ابتدا ہی سے اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کی پاکی کا ارادہ فرمایا
ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارادہ کو کوئی روکنے والا نہیں وہ ہو ہی جاتا ہے وھو الغفور
الودود ذو العرش المجید فعال لما یرید۔ اس آیت میں لفظ رجس سے مراد گناہ ہے
یا شک کرنا اوس شے میں جسپر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور تطہیر سے مراد انکو پاک کردینا احوال
اور اقوال اور اخلاق مذمومہ سے اور توفیق دینا انکو اعمال صالحہ پر اور بعض احادیث میں وارد ہے
کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچالیا ہے اور انپر آگ کو حرام کردیا جو کہ طہارت کی غایت اور
نتیجہ ہے اسی وجہ سے جبکہ اہل بیت کرام سے خلافت ظاہرہ کو دور کردیا پروردگار نے کیونکہ
وہ خلافت اوسوقت مثل دنیوی بادشاہوں کے ایک ملک اور حکومت فخریہ بن گئی تھی۔
اور خلافت راشدہ اور حقہ نہ رہی تھی اسی واسطے امام حسن کے لئے پوری نہ ہوئی تو اوس کا
بدلا ان حضرات کو پروردگار نے خلافت باطنہ دی یعنی گوناگون کے اعمال صالحہ ان کے
نصیب ہوئے اور آگ دوزخ کی انپر حرام ہوئی اور بڑے بڑے نیکوں پر انکو فضیلت ملی
یہاں تک کہ علما کی ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ اولیاء اللہ کا قطب نہ ہوگا مگر انہی اہل بیت
کرام سے ہوگا۔ اگرچہ استاذ ابو العباس مرسی نے یہ بھی کہا ہے کہ قطب الاولیاء غیر اہل بیت

سے بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ اُسکے شاگرد التاج عطاء اللہ نے اوس سے نقل کیا ہے
غرض کہ اہل بیت کرام کا درجہ نہایت بڑا ہے اسیواسطے رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے
میری قرابت کے لوگوں کو اذیت اور ضرر دی اوسنے مجھکو ایذا دی اور جس نے مجھکو
ایذا دی اُسنے اللہ تعالی کو ایذا دی۔ دوسری روایت میں ہے۔ کہ قسم ہے اوس اللہ
کی مجھکو جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مسلمان بندہ کا ایمان جب پورا ہوگا کہ مجھکو
پیارا جانے اور میرے اوپر محبت کرے اور میرے اوپر محبت جب پوری ہوگی کہ میری قرابت
اور خویشی کے لوگوں کو محبوب جانے پس اس حدیث میں رسول اللہ نے اہل بیت کی
تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھا ہے۔ اور اہل بیت کے نفس پاک کو اپنے نفس پاک کے
قایم مقام فرمایا ہے۔ **ف** اصحاب کسا یا اہل کسا یعنی کملی والے لوگ یہ پانچ حضرات
مشہور ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی و امام حسن و امام حسین و بی بی
فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور یہی اصحاب مباہلہ بھی ہیں یعنی جبکہ اللہ تعالی
نے رسول اللہ سے فرمایا تھا کہ کہہ دو اے محمد کافروں سے کہ آؤ تاکہ بلائیں ہم اپنے بیٹوں
کو اور تم بھی بلاؤ اپنی اولاد کو اور پھر بددعا کریں کہ اللہ تعالی کاذبوں پر لعنت کرے یعنی
مطلب رسول اللہ کا یہ تھا کہ تم بھی ظالموں کے حق میں بددعا کرو اپنی اولاد کو لے کر
اور میں بھی بددعا کرونگا اپنی اولاد کو لے کر پس جو کوئی ہم دونو فریق میں سے اپنے دعوے
میں کاذب اور ظالم ہوگا۔ اوسپر اللہ تعالی کا قہر اور لعنت پڑے گی پس اسی وقت یہی
پانچ حضرات مباہلہ یعنی باہم ایکدوسرے کے حق میں بددعا کے لئے نکلے تھے **دوسری
آیت** قرآن مجید کی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ حضرت کعب بن عجرہ سے یہ روایت صحیح
وارد ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ پر سلام دینا
تو ہم کو معلوم ہو چکا۔ مگر آپ پر ہم درود کیسے پڑھیں حضرت نے فرمایا کہ کہا کرو اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ آخیر تک اور حاکم کی روایت میں ہے کہ ہم نے کہا
کہ یا رسول اللہ درود کیسے بھیجیں آپ پر اور اہل بیت پر تو فرمایا کہ کہو اللّٰهم صل

ـلہ اہل طاعت مراد المحمد ادنی کہ اندر اسلام ہے کما قالہ الامام ابن حجر الہیتمی نقلا [illegible]

علی محمد وعلی آل محمد آخر تک پس بعد نزول آیت کے لوگوں کا سوال کرنا اہل
بیت پر درود کی کیفیت کا اور حضرت کا فرمانا وعلی آل محمد کا صاف بتا رہا ہے
کہ اس آیت میں درود وسلام کا بھیجنا رسول اللہ اور اہل بیت دونوں پر مراد ہے ورنہ اہل بیت
پر صلوٰۃ پڑھنے کا سوال ہی نہ کرتے تو پس معلوم ہوا کہ اہل بیت پر درود پڑھنے کا
بھی حکم آیت کریمہ میں وارد ہے۔ اور رسول اللہ نے اونکو اپنے نفس مبارک کے ساتھ
ملایا ہے۔ درود کے پڑھنے پڑھانے میں کیونکہ رسول اللہ پر درود بھیجنے سے نہایت زیادتی
تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور اس سے اہل بیت کی بھی تعظیم ہے اور اسی سبب سے
جبکہ رسول اللہ نے گذشتہ حضرات کو کمل کے نیچے داخل کیا تو عرض کی اللھم انھم عنی
وانا عنھم فاجعل صلاتک ورحمتک ومغفرتک ورضوانک علی
وعلیھم (ترجمہ) اے میرے اللہ یہ اہل بیت کملی والے مجھ سے ہیں اور میں انسے ہوں پس کر
رحمت اپنی اور مغفرت اور رضا اپنی میرے اوپر اور انپر۔ اور اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ اللہ
تعالی نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا جس میں رسول اللہ اور انکی آل بھی داخل ہوگئی جیسا
ابھی گزرا اسی واسطے رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے اوپر درود کٹا ہوا دُم بریدہ نہ بھیجا کرو۔
لوگوں نے عرض کی کہ وہ کیسا ہے فرمایا کہ اللھم صل علی محمد کہکر رک جانا اور
وعلی آل محمد نہ کہنا بلکہ تم وعلی آل محمد بھی کہا کرو۔ بخاری ومسلم میں اللھم
صل علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراھیم
آخر تک مذکور ہے اور آل کا ذکر نہیں مگر اسمیں کوئی ضرر نہیں اول تو یہ کہ ذریتہ میں آل
اولاد آگئی دوسرا یہ کہ دوسری روایتوں میں آل کا ذکر ہے۔ بعض راویوں نے ایک بات
کو یاد رکھا اور دوسری کو یاد نہ رکھا کما ھو شائع اور کئی روایتوں میں ازواج وذریات
کے ساتھ آل کا ذکر موجود بھی ہے۔ اب اس امر کی تحقیق کہ درود شریف رسول اللہ
اور اہل بیت پر فرض ہے یا واجب یا سنت تفصیل تو اس میں دراز ہے۔ مگر خلاصہ یہ
ہے کہ عمر بھر میں ایکبار ہر مسلمان پر فرض ہے اور التحیات میں سنت ہے اور کسی مجلس میں

جب حضرت کا ذکر آوے تو اول بار فرض ہے بعض کے نزدیک اور اکثر کے نزدیک واجب ہے اور باقی دفعات میں سنت یا مستحب ہے علی اختلاف الاقوال - ہمارے مذہب حنفی کے فقہا چنانچہ شامی وغیرہ میں تصریح فرماتے ہیں کہ ہر دعا کے اول و وسط و آخر میں رسول اللہ پر درود پڑھنا مستحب ہے، دیلمی میں ہے کہ سوائے درود شریف کے دعا موقوف رہتی ہے - درود پڑھنا ۴۰ مقام میں مستحب ہے جنکو میں نے شامی سے نظم کر دیا ہے ؎

شامی

مستحب دان درود یوم السبت — روز جمعہ شبش احد ہم دان
ہم خمیس و صباح و شام شدہ — چون بمسجد درائی و بیرون ازان
نزد قبر نبی و مروہ صفا — خطبۂ جمعہ پس دعائے اذان
در دعا وسط و اول و آخر — قبل اقامت پس از قنوت بدان
بعد لبیک و نزد جمع و فراق — نزد وضو طنین گوش بخوان
نزد نسیان و وعظ و نشر علوم — ابتداء حدیث و آخر آن
نزد تحریر سوال و فتوے شد — ہم مصنف و گر مدرس دان
متزوج مزوج و خاطب — ہم خطیب و امور مشکلہ دان
نزد ذکر و سماع نام رسول — ہست مکروہ بحاجت انسان
شہرت مبیع و ہم جماع و عطاس — ذبح و عثرت تعجب است چنان
نثر گفتہ مصنف شامی — یافت قاضی ز نظم اجر کلان

یعنی درود پڑھنا علی العموم اچھا ہے مگر خاصکر چالیس مقام میں مستحب ہے، سنیچر کے روز اور جمعہ کے روز اور اسکی رات میں - اتوار جمعرات و ہر روز صبح و شام کو مسجد میں آنے اور جانے کے وقت رسول اللہ کی قبر کے پاس اور مروہ و صفا دو پہاڑوں کے پاس مکہ معظمہ میں جمعہ کے خطبہ میں اور اذان کی دعا میں اور ہر دعا کے اول و آخر و درمیان میں - اقامت شروع کرنے سے پہلے اور وتر میں دعا قنوت کے بعد حج میں لبیک کے بعد اور وقت ملاقات اور رخصت کے - وضو کرتے وقت اور جبکہ کان میں آواز اور درد ہو کسی بات کے فراموش ہو جانے کے وقت اور وعظ اور علم پھیلانے کے وقت - حدیث شریف کے اول و آخر - سوال جب کسی عالم کو لکھے اور جب کسی کو جواب کسی مسئلے کا دیوے - وقت شروع تصنیف کے اور وقت تدریس کے - نکاح کرنے والا اور کرانے والا اور منگنی کرنے والا بھی درود پڑھے

خطبۂ جمعہ و حج و استسقاء و کسوف و نکاح وغیرہ کے اول ہیں۔ کوئی امر مشکل پیش آوے یا رسول اللہ کا نام سنے یا ذکر کرے اونکے نام پاک کا ان سب جگہوں میں درود پڑھنا مستحب ہے، اور سات مقام میں مکروہ ہے۔ بول و براز کے وقت اور کسی چیز کو فروخت کرتے وقت جیسے کہ مکار و غدار دکاندار کوئی چیز فروخت کرنے کے وقت خریدار کو خوش کرنے اور اپنی بزرگی و صلاحیت دکھانے کے لئے بسم اللہ یا درود پڑھتے ہیں۔ جماع کے وقت اور چھینک مارنے کے وقت اور جانور کے ذبح کے وقت یا ٹھوکر کھانے کے وقت درود پڑھنا مکروہ ہے۔

اور امام شافعی رح کے مذہب میں نماز کے اندر واجب ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شعر فرمایا ہے

یَا اَهْلَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حُبُّكُمْ ۔۔۔ فَرْضٌ مِّنَ اللّٰهِ فِي الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَهٗ

كَفَاكُمْ مِنْ عَظِيْمِ الْقَدْرِ اَنَّكُمْ ۔۔۔ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ

تمکو اسقدر عظیم درجہ بہت ہے ۔۔۔ کہ جو کوئی درود نہ پڑھے تمہارے اوپر اسکی نماز نہیں ہوتی

المراد من الفرض الوجوب وقوله لا صلوٰة لہ ای کاملۃ قالہ ابن حجر الهیتمی فی الصواعق.

آیت تیسری قرآن مجید کی سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يَاسِيْنَ ط ترجمہ سلام ہووے آل یاسین پر تفسیر والوں علماء کی ایک جماعت نے حضرت عبداللہ بن عباس سے نقل کیا ہے کہ مراد اس سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ایسا ہی کلبی نے کہا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یاسین اور طٰہٰ رسول اللہ کے صفتی نام ہیں جیسا کہ بوستان میں ہے ؎ ترا عز لولاک تمکین بس است × ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است × اور رسول اللہ کی آل پر سلام ہونے سے رسول اللہ پر بطریق اولیٰ سلام ہوا کما فی اللهم صل علی آل ابی اوفی۔ لکن اکثر المفسرین علی ان المراد الیاس علیہ السلام وھو قضیۃ السیاق کیونکہ مشہور قرأت علی اِلْيَاسِيْنَ ہے بروزن اسمٰعیل اور اسکی دو صورتیں ہیں۔ (۱) الیاس والیاسین دونوں نام ہیں جیسے میکال و میکائیل (۲) اِلْيَاسِيْنَ جمع ہے الیاس کی (**تنبیہ**) لفظ السلام فی نحو هذه الجملۃ خبر مراد به الانشاء والطلب علی الاصح والطلب یستدعی مطلوبا منه فطلبه تعالیٰ من غیرہ محال فالمراد بسلامہ تعالیٰ علی عبادہ اما بشارتهم بالسلامۃ واما حقیقۃ الطلب فکانہ طلب من نفسہ اذ سلامہ تعالیٰ یرجع لکلامه النفسی الازلی وتقدیم الطلب منہ لانالۃ السلامۃ الکاملۃ للمسلم علیہ غیر محال اذ ھی طلب نفسی

مقتضی لتعلق الارادة به والطلب من النفس معقول لعلمه کل احد من نفسه فالحاصل ان الله تعالیٰ طلب لهم منه انا لتهم السلامة الکاملة فیتعلق ذلک بهم فی الوقت الذی اراد الله تعالیٰ تخصیصهم به کما فی امره ونهیه المتعلقین بنا مع تدهما۔ اور فخر الدین رازی نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ کے اہل بیت رسول اللہ کے ساتھ پانچ چیزوں میں برابر ہیں۔ ایک تو سلام میں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کے حق میں فرمایا السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته یعنی تیرے اوپر سلام ہو وے اے میرے نبی اور میری رحمت اور برکات اور ایسا ہی اہل بیت کے حق میں فرمایا سلام علی ال یاسین یعنی سلام ہووے آل یاسین کے اوپر یعنی آل رسول اللہ کے اوپر سلام ہووے دوسرا درود میں بھی برابر ہیں چنانچہ نماز کی التحیات میں اللهم صل علی محمد و علی ال محمد پڑھا جاتا ہے۔ اور برابر ہیں طہارت اور پاکی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا رسول اللہ کے حق میں طٰهٰ یعنی اے طاہر و پاک اور اہل بیت کے حق میں فرمایا ویطهرکم تطهیرا اور برابر ہیں صدقہ کے حرام ہونے میں رسول اللہ اور اہل بیت دونوں کے حق میں حرام ہے اور برابر ہیں محبت میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ترجمہ کہہ دو اے محمد صاحب اُمت کے لوگوں سے کہ اگر تم محبت کرو اللہ تعالیٰ سے تو تم میری تابعداری کرو تمہارے اوپر محبت کریگا اللہ تعالیٰ اور اہل بیت کے بارہ میں قرآن مجید میں فرمایا قل لا اسألکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ ترجمہ کہہ دو اے محمد صاحب اُمت کے میں تم سے دین و اسلام کے پہنچانے کا بدلہ کوئی مزدوری نہیں مانگتا مگر محبت میرے قرابتداروں خویشوں کے حق میں یعنی چونکہ میں نے تم کو دین اسلام پہنچا کر گمراہی کے اندھیرے سے نکالا ہے اسکا بدلہ یہ ہے کہ تم میری اولاد اور میرے خویش لوگوں سے محبت رکھو چوتھی آیت باری تعالیٰ کا قول وقفوهم انهم مسئولون ترجمہ اور ٹھہراؤ ان کو تحقیق یہ لوگ سوال کئے جائینگے۔ دیلمی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کیا جائیگا لوگوں سے علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کی دوستی کا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو فرمایا ہے کہ لوگوں سے آپ کہہ دیں کہ میں دین و

شریعت کی تبلیغ کے بدلے میں کچھ تم سے نہیں لیتا مگر یہ کہ تم لوگ میری اہل بیت اور قبیلہ کے لوگوں
سے دوستی رکھو اور معنی یہ ہے کہ امت کے لوگوں سے سوال کیا جائیگا کہ تم نے اہل بیت سے دوستی
کما حقہ رکھی ہے جیسا کہ تمہارے رسول نے تم کو وصیت کی تھی یا کہ تم نے دوستی کے حق کو ضائع
اور برباد کر دیا ہے پس ان لوگونپر سطالبا اور مشقت ہوگی۔ نعوذ باللہ من بغض الرسول
وبغض النبی وعداوۃ اہل البیت حدیث بیان کی ہے ابن سعد وغیرہ نے اپنی سیرت میں
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ سے وصیت قبول کرو اس بات کی کہ میرے اہل بیت سے
نیکی اور احسان اور بھلائی کرتے رہنا کیونکہ کل کو بروز قیامت میں اون کی طرف سے تم لوگوں سے
جھگڑا کرونگا اور جس سے میرا نزاع ہوا وہ میرا دشمن ہو جائے گا۔ اور جو میرا دشمن ہوگا بدوزخ میں
داخل ہوگا۔ غدیر خم کے روز جو کہ ایک پانی ہے جحفہ مقام میں رسول اللہ نے اہل بیت کی تعظیم
تکریم میں بہت تاکید فرمائی ہے پانچویں آیت قول باری تعالیٰ کا واعتصموا بحبل
اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ ترجمہ تم سب لوگ پنجہ مارو ساتھ رسی اللہ کے اور باہم جدا جدا
مت ہو یعنی کل اسلام لاؤ۔ اور باہم محبت کرو۔ مگر یہ مطلب نہیں کہ فاسق معلن اور بدعتی سے
بھی محبت رکھو ثعلبی نے اس کی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی
ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ ہم اہل بیت ہی اللہ تعالیٰ کی رسی ہیں جسکے مضبوط پکڑنے کا لوگوں کو حکم ہوا ہے
حضرت امام زین العابدین سے جو اون کے جد امجد ہیں۔ جبکہ یہ آیت پڑھی یا ایھا الذین آمنوا
اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور ہو جاؤ
تم ساتھ سچ والے لوگوں کے تو لمبی دعا کی کہ یا اللہ ہمکو صادقین سے ملا دے اور ان کے
درجات نصیب کر پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب کو اسلام پر متفق ہونیکا امر فرماتا ہے اور متفرق ہونے سے
منع کرتا ہے مگر لوگ دین کے امور اور قرآن مجید کے معانی میں اپنی رائے کو دخل دینے لگے اور بعد
اسکے بھی تفرقہ ہونیوالا ہے تم کو میں بتاتا ہوں وہ لوگ کہ جو شریعت کے چراغ اور دین محمدی کے
ختم ہیں اور جن سے دین و اسلام کی سند لائی جاتی ہے وہ درخت مبارک کی شاخیں ہیں یعنی
اہل بیت وہ صاف پاک لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے شرک اور گناہوں کی پلیدی کو دور
کر کے پاک کر دیا ہے۔ الذین اذھب اللہ عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا

ابن سعد صاحب سیرت

ثعلبی حدیث امام جعفر

اور جن کی محبت کو قرآن پاک میں بیان فرمایا۔ یا اللہ جل جلالہ ہم کو بھی سچی محبت اہل بیت کرام کی نصیب فرما دے۔ **چھبیسویں آیت**۔ قول اللہ تعالیٰ کا اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ۔ مطلب کیا بخیلی کرتے ہیں یہ کفار اور منافق ان نعمتوں پر جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنے فضل سے عنایت کی ہیں۔ روایت کی ہے ابوالحسن مغازلی نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس آیت میں لفظ الناس جسکا معنے لوگ ہیں ما وہ ہم اہل بیت ہی ہیں مجھکو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی۔ یعنی امام باقر صاحب نے قسمیہ کہا کہ اس آیت میں مراد ہم اہل بیت ہیں **ستائیسویں آیت**۔ پروردگار کا قول مبارک وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ انکو نہیں عذاب کرتا جس حال میں کہ اے میرے دوست پیارے تم موجود ہوں صواعق محرقہ میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت سے اشارہ نکالا ہے اپنے اہل بیت کی طرف پس ضمیر انت سے مراد وجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وجود اہل بیت ہے۔ کیونکہ وجود ان کا اہل زمین کے لئے امان ہیں جیسے کہ وجود حضرت کا خود اہل ارض کیلئے امان ہے اور اس میں بہت احادیث وارد ہیں ایک روایت میں ہے اھل بیتی امان لاھل الارض فاذا ھلک اھل بیتی جاء اھل الارض من الایات ما کانوا یوعدون۔ یعنی میرے اہل بیت زمین کے باشندوں کے لئے باعث امن ہیں جب اہل بیت ہلاک ہو گئے تو زمین کے لوگوں پر عذاب مقرر شدہ اتر پڑیں گے۔ وفی اخری لاحمد فاذا ذھب النجوم ذھب اھل السماء واذا ذھب اھل بیتی ذھب اھل الارض۔ وفی روایۃ صححھا الحاکم علی شرط الشیخین النجوم امان لاھل الارض من الغرق واھل بیتی امان لامتی من الاختلاف فاذا خالفتھا قبیلۃ من العرب اختلفوا فصاروا حزب ابلیس وجاء من طرق عدیدۃ یقوی بعضھا بعضا انما مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا وفی روایۃ من تخلف عنھا غرق وفی روایۃ ھلک وانما مثل اھل بیتی فیکم مثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفرلہ وفی روایۃ غفرالذنوب اور بعض علما نے فرمایا کہ جو اہل بیت باعث آرام و امان مخلوقات ہیں وہ وہ لوگ ہیں جو کہ اہل بیت علما ہیں نہ بے علم اہل بیت اور

ابوالحسن مغازلی دار ابر جات ہد

صواعق محرقہ

قال فی الصواعق المحرقۃ ص ۱۴ مندرج

یہ بوقت نزول امام مہدی صاحب کے ہوگا۔ کہ عیسے علیہ السلام بھی اسوقت تشریف فرمائیں گے اور دجال قتل ہوگا۔ اسکے بعد سات سال یا کچھ زیادہ امن وآرام ہوگا۔ بعدہ شام کے ملک کی طرف سے ایک ہوا سرد چلیگی جس سے کل مومن فوت ہو جائینگے جس کے دل میں ذرہ قدر ایمان بھی ہوگا اور بدمعاش شریر لوگ رہ جائیں گے۔ جو زور بر خلاف شرع کام کرینگے۔ یہانتک کہ پے در پے علامات عذاب وارد ہوں گے۔ آخر حدیث تک مگر احتمال اس بات کا بھی ہے اور یہی میرے نزدیک ظاہر باہر ہے کہ مراد اس سے کل اہل بیت ہیں کیونکہ جبکہ کل دنیا کو اللہ تعالی نے ببرکت رسول اللہ کے پیدا کیا تو دنیا کی ہمیشگی رسول اللہ اور اہل بیت کی ہمیشگی کے طفیل سے کر دیا کیونکہ اہل بیت برابر ہیں رسول اللہ سے چند چیزوں میں جیسا کہ گذر چکا امام رازی سے اور اسوجہ سے کہ رسول اللہ نے اہل بیت کے حق میں فرمایا اللھم انھم منی وانا منھم۔ ولانھم بضعۃ منہ بواسطۃ ان فاطمۃ امھم بضعۃ فاقیموا مقامہ فی الامان انتھی ما فی الصواعق یعنی رسول اللہ نے عرض کی کہ یا اللہ اہل بیت مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اور اسوجہ سے بھی کل اہل بیت مراد ہیں کہ بی بی فاطمہ رسول اللہ کی جزو ہے اور کل سید لوگ بی بی فاطمہ کے جز ہیں۔ تو جس قدر سید لوگ صحیح النسب والے ہیں وہ رسول اللہ کی جز ہیں۔ قیامت تک جو سادات لوگ ہوں گے سب کے اندر رسول اللہ کے بدن مبارک کا حصہ آئیگا جسکا خلاصہ یہ ہوا کہ کل سادات ہر زمانہ اور ہر جگہ کے کل جہان کے لئے سبب آرام اور امان کا ہیں جب ایسے لوگ مخالف ہوں گے یا یہ دنیا سے تمام ہو جائینگے تو دنیا برباد ہو جاویگی۔ اور بنی اسرائیل کے لئے داخل ہونا دروازہ اریحا یا بیت المقدس سے ساتھ تواضع و استغفار کے سبب بخشے جانے گناہوں کا تھا اسی طرح اس امت کے لئے دوستی اہل بیت کی سبب بخشش گناہوں کا ہے۔ جیسے کہ ابن حجر نے فرمایا ووجہ تشبیہ لہ خبر المسابقۃ المتقدم من احب (والمشابھۃ) بباب حطۃ ان اللہ جعل دخول ذلک الباب الذی ھو باب اریحا او بیت المقدس مع التواضع والاستغفار سببا للمغفرۃ وجعل لھذہ الامۃ مودۃ اھل البیت سببا لھا کما یاتی قریبا الا۔ اور بابہ کو نوح علیہ السلام کی کشتی سے مشابہ کرنیکا مطلب یہ ہے کہ سید خلاف شرع کی تعظیم اس سبب کیجاوے کہ وہ رسول اللہ

کی جزو ہے اور اسکو خلاف شرع بات سے نرمی کے ساتھ سمجھایا جائے زبانی یا بذریعہ خط وغیرہ کے اور سید متشرع عالم کے افعال و اقوال کا اتباع کیا جائے یہ مطلب نہیں کہ سید لوگوں کے خلاف شرع امور میں انکا اتباع کیا جائے کما قالہ ابن حجر الهیتمی فی الصواعق و وجہ تشبیھھم بالسفینۃ فیما مران من احبھم وعظمھم شکرا لنعمۃ مشرفھم صلی اللہ علیہ وسلم واخذ بھدی علمائھم نجا من ظلمۃ المخالفات ومن تخلف عن ذلک غرق فی بحر کفر النعم وھلک فی مفاوز الطغیان آٹھویں آیت پروردگار کا قول قرآن مجید میں وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ۔ **ترجمہ** اور میں بخشنے والا ہوں اسکو جس نے توبہ کی اور ایمان لاکر عمل نیک کیا پھر ہدایت پائی اور رستہ لے لیا۔ ثابت بنانی نے کہا کہ رستہ سے مراد اہل بیت کی محبت کا رستہ ہے اور حضرت امام جعفر باقر رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی یہ تفسیر آچکی ہے حضرت دیلمی نے نقل روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ فاطمہ کو فاطمہ اسواسطے کہا گیا کہ فاطمہ اور اسکے محبت کرنے والوں کو اللہ تعالی نے آگ سے کاٹ دیا ہے اور جدا کردیا ہے ۔ فاطمہ کا معنے جدا ہونیوالی جو بچہ دودھ پینے سے جدا کیا جاتا ہے اسکو اسی واسطے فطیم کہتے ہیں کہ وہ دودھ سے دور کیا جاتا ہے اور روایت کی ہے امام احمد نے کہ رسول اللہ نے امام حسن و امام حسین کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ جس نے میری اور ان دو کی اور ان کے باپ اور ماں کی محبت کی تو وہ میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا بروز قیامت کے اور ترمذی میں ہے وقال حسن غریب اور رسول اللہ کے ساتھ ہونیکا یہ معنے ہے کہ معیت و قرب شہود کی ہوگی نہ معیت مکان و منزل کی ۔ اور ابن سعد نے روایت کی ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ خبر دی ہے مجھکو رسول اللہ نے کہ جنت میں اول میں داخل ہونگا ۔ اور فاطمہ اور حسن اور حسین تو میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے دوست اور محبت کرنے والے کب داخل ہوں گے فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ تم لوگوں کے پیچھے داخل ہوں گے ۔ **تنبیہ** اول سے مراد اولیت حقیقیہ نہیں بلکہ اضافیہ ہے یعنی یہ مطلب نہیں کہ حضرت امام حسن و امام حسین و فاطمہ کل انبیاء اور ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اول داخل ہوں گے ۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ بہ نسبت اور لوگوں کے جنت میں اول داخل ہونگے

ثابت بنانی
امام جعفر
دیلمی
امام احمد
ترمذی
ابن سعد

کیونکہ یہہ تو ظاہر ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ متصل درجہ کل انبیاء علیہم السلام کا ہے پھر بی بی مریم و بی بی سارہ و بی بی ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بیوں کا بعد اس امت میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رض اسکے بعد اور صحابہ کرام کیونکہ احادیث میں ایسا بھی وارد ہے کہ جنت میں اول ابوبکر داخل ہوگا اور ایک حدیث میں ہے کہ اول حضرت عمر داخل ہوگا۔ حدیث بیان کی ہے حاکم اور ابوداؤد نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام نے آکر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری امت داخل ہوگی پس حضرت ابوبکر نے کہا کہ افسوس میں بھی حضور کے ساتھ ہوتا تاکہ اس دروازہ کو دیکھ لیتا پس فرمایا رسول اللہ نے کہ اے ابوبکر میری امت کے لوگوں میں تو سب سے اول داخل ہوگا۔ جنت میں اور حضرت عمر صاحب کے شان میں ابن ماجہ اور حاکم نے ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ اول جس شخص سے اللہ تعالی مصافحہ کریگا۔ اور اول جسپر سلام دیگا اور اول جسکو اپنے ہاتھ سے پکڑکر جنت میں داخل کردیگا وہ حضرت عمر ہے پس ان میں بھی یہی بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رض بہ نسبت حضرت عمر رض کے اول جنت میں داخل ہونگے اور حضرت عمر رض بہ نسبت اور لوگوں کے اول داخل ہونگے اوپر آیت فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ؕ **ترجمہ**۔ اللہ تعالی فرماتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جو کوئی آپ سے جھگڑا کرے بعد اسکے کہ آپکے پاس علم دین کا اور شریعت آچکی ہے تو کہدے مجادلہ اور جھگڑا کرنے والوں سے کہ آؤ تاکہ بلاویں ہم اپنی اولاد اور تمہاری اولاد کو اور اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے نفسوں کو اور تمہارے نفسوں کو پھر ہم زاری کریں پس کردیں لعنت اللہ کی کاذب اور جھوٹ بولنے والوں پر۔ تفسیر کشاف میں ہے کہ اصحاب کساء یعنی کملی والوں کی بزرگی پر اس آیت سے بڑھکر دوسری کوئی آیت دلیل نہیں اور کملی والے حضرت علی و فاطمہ و امام حسن و امام حسین ہیں پس معلوم ہوا کہ یہی لوگ اس آیت سے مراد ہیں اور اولاد فاطمہ اور اسکی ذریت رسول اللہ کی اولاد و ذریت کہلاتی ہے اور رسول اللہ کی طرف منسوب ہیں

صاحب حاکم

صحیح نسبت کے ساتھ اور یہ نسبت نفع دے گی دنیا و آخرت میں آہ میں کہتا ہوں کہ اس آیت کو مباہلہ کی آیت کہتے ہیں اور اسکے متعلق کچھ بیان پہلے گزر چکا ہے۔ **فائدہ** رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کی اولاد اسکی پشت سے ہوئی ہے اور میری اولاد علی کی پشت سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے اسکو روایت کیا ہے ابوالخیر حاکمی نے اور صاحب کنوز المطالب نے زیادہ کیا ہے کہ روز قیامت کے لوگ بلائے جائیں گے اپنی ماؤں کے نام سے تاکہ پردہ کسی کا فاش تہو یعنی اگر باپ کے نام سے کوئی بلایا جاوے اور فی الواقع ولد الزنا ہو تو زانی باپ کے نام سے بلانا ہوگا۔ بعض کہتا ہے یہ ہے کہ ان کے نام سے لوگ پکارے جائیں گے تاکہ عیسٰے علیہ السلام اپنے باپ کے نہونے کا خیال نہ کریں کیونکہ عیسٰے علیہ السلام اپنی والدہ بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے پکارے جائیں گے اگر اہل بیت سید لوگ اپنے اپنے باپ کے نام سے ہر ایک پکارا جائیگا۔ کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے زنا سے پاک کیا ہے اور نسب ان کا آپس میں لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح ہے **دسویں آیت** قرآن مجید میں ہے۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور البتہ قریب ہے تجھکو دیگا اسقدر اے محمد رب تیرا پس تو راضی ہو جائے گا۔ نقل کیا ہے قرطبی نے حضرت ابن عباس سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ ایسا راضی کریگا کہ حضرت کی اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ ہوگا۔ وقالہ السدی انتہے۔ یعنی بعضے سید غیر شرع ابتدا ہی میں شفاعت پاکر نجات پائیں گے اور بعضے دوزخ میں کچھ عذاب دیکھ کر شفاعت کے سبب سے نجات پائیں گے۔ اور قرطبی کی مثل حاکم نے بھی نقل کیا واخرجہ الملا واحمد والطبرانی واخرجہ تمام والبزار وابو نعیم و الحافظ ابو القاسم الدمشقی وغیرہم فی مصنفاتھم **گیارھویں آیت** اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ط۔ معنے یہ ہے کہ تحقیق جن لوگوں نے ایمان لایا اور کام کئے نیک وہ لوگ ہی بہتر ہیں مخلوقات سے۔ حدیث بیان کی ہے جمال الدین زرندی نے ابن عباس سے کہ یہ آیت جب نازل ہوئی تو رسول اللہ نے حضرت علی سے کہا کہ وہ لوگ آپ اور آپکے شیعہ یعنی گروہ و جماعت کے لوگ ہیں۔ آپ اور آپ کی جماعت کے لوگ روز حشر آئیں گے اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے۔ اور آئیں گے دشمن تمہارے غضب اور رنج میں اور رحمت سے گرے ہوئے ہوں گے حضرت علی نے عرض کی کہ

دشمن کون ہوگا فرمایا حضرت نے جس نے تجھکو لعنت کی اور برا کہا اور تم سے دور تھا۔ ایک حدیث
میں ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو لوگ عرش کے سایہ کی طرف آگے جائیں گے۔ ان کے لئے خوشخبری
ہے حضرت علی یا کسی اور نے کہا کہ کون لوگ ہیں وہ تو فرمایا حضرت نے کہ تیری جماعت کے لوگ
اور تیرے شیعہ لوگ یا علی **تنبیہ**۔ شیعہ کا معنے گروہ و جماعت اور مراد اس شیعہ سے
حدیث شریف میں وہ لوگ ہیں جو کہ شریعت کے موافق محبت اہل بیت کرتے ہیں اور حضرت ابوبکر
و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت امیر معاویہ و بی بی عائشہ وغیرہ کل صحابہ و تابعین و
فقہا و محدثین و اصولیین و مجتہدین کو برا نہیں کہتے اور اس صفت کے یہی اہل سنت و جماعت
کے لوگ ہیں جو کہ آج کل چاروں مذہب کے اندر منحصر ہیں حنفی مالکی شافعی احمدی مذہب میں اور یہ
شیعہ جو کہ آجکل کے پنجاب و ہند و سندھ و خراسان و عرب وغیرہ ملکوں کے ہیں یہ تو ہرگز ہرگز
ان احادیث سے مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کی دوستی اور محبت اہل بیت سے اسقدر حد سے
زیادہ ہے کہ اہل بیت کے مقابلہ میں کل صحابہ و فقہا و مجتہدین کو عموماً اور حضرت ابوبکر و حضرت
عمرؓ و امیر معاویہؓ کو خصوصاً گالیاں دیتے ہیں اسی بیجا محبت نے توانکو ہلاک کر دیا صحیح احادیث
میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ علی کی محبت اور ابوبکرؓ و عمرؓ کی عداوت ایک دل میں دونوں جمع
نہیں ہو سکتے ان شیعوں کے اقوال و افعال و بات چیت وجملہ امور مخالف اہل بیت جبکہ ہوئے
تو یہ دوست کہاں ہیں بلکہ یہ تو دشمن ہیں۔ دعوے تو شیعۂ علی ہونیکا ہے اور کام دشمن علی کے
ہیں اہل بیت اور قرآن و رسول اللہ ان سے کل بیزار ہیں ایسی محبت حد شرع سے زیادہ صاف
حرام ہے۔ الشیئ اذا جاوز الحد فشابہ المضد جنکی تعریف و مدح خود رسول اللہ و علی کرم
اللہ وجہہ و اہل بیت نے کی ہے یہ انکو برسر بازار گالیاں دیتے ہیں اور غضب یہ ہے کہ ذات کا
بافندہ ہو یا تیلی ہو یا موچی یا نداف وغیرہ جبکہ شیعہ ہو جاتا ہے تو اپنی ذات کو ترک کر کے سید
بنجاتا ہے حالانکہ اپنی ذات کو چھوڑ کر دوسری ذات میں داخل ہونا حرام ہے اور اس پر لعنت
وارد ہوئی ہے۔ رواہ البخاری عن ابن عباس رض۔ یاد رہے کہ بعضے جاہل بعلم سید صدیقی
اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتے اور اپنے آپ کو حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت
عثمان وغیرہ حضرات سے فوق جانتے ہیں اور جو کہ فضیلت کے باب میں ترتیب خلفاء ہے

اوسکو ظلم اور غلط کہتے ہیں اور اماموں اور فقہا کو غلطی پر سمجھتے ہیں اور اپنی تعلی اور فخر کے وقت امیر معاویہ
رضی اللہ عنہ وغیرہ بعض صحابہ کو برا کہنے لگتے ہیں۔ ایسا سید پورا شیعہ ہے اور خدا و رسول و اہل بیت
کا دشمن ہے ایسا سید ہرگز سنی نہیں اور نہ اسکو آل بیت کرام میں شمار کیا جائے گا۔ دارقطنی نے دارقطنی
حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے حضرت علی سے کہا کہ اے ابو الحسن اے علی تو اور تیرا شیعہ یعنی تیرا
دوست جنت میں ہوگا۔ اور جو لوگ کہ تیری دوستی کا دعوے کرتے ہیں اور اسلام کو ذلیل کرتے ہیں اور
دین محمدی کو گراتے ہیں وہ دین سے ایسے نکلتے ہیں جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اونکو نبزا (رافضی)
کہا جائیگا اگر تمکو وہ ملیں تو اونکو قتل کرنے کیونکہ وہ لوگ مشرک ہیں اور اس حدیث کے طریقے بہت
ہیں۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اونکی نشانی کیا ہے فرمایا کہ وہ جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہونگی
اور پہلے لوگوں پر طعنہ مارینگے اسیواسطے حضرت موسیٰ بن علی بن امام حسین بن حضرت علی نے کہا ہے موسیٰ بن علی
اپنے پردادا یعنی حضرت علی سے روایت کرکے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمارا شیعہ وہ شخص ہے جس نے
اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی فرمانبرداری کی اور ہماری مثل نیک عمل کئے۔ اس قسم کی اہل بیت کی
تعظیم اور شیعہ کی مذمت میں صدہا کتابیں ہیں مگر طول کرنے میں کتاب کو کوئی دیکھنا نہیں چاہتا
اس خوف سے اسقدر پر بس کر دیا۔

اندکے با تو بگفتیم و بدل ترسیدیم — کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست

بعد رسول اللہ کے اول درجہ ابوبکر صدیق کا دوم درجہ حضرت عمر کا سوم درجہ حضرت عثمان کا چہارم
درجہ حضرت علی کا خلافت میں ہے۔ بعضے بے علم سیدوں کو یہ بات بری لگتی ہے کہ حضرت علی کا درجہ
چہارم کیوں ہوا۔ امام جعفر صادق وغیرہ حضرات اہل بیت کے امام مذاہب کیوں نہ ہوئے اور لوگوں
نے خواہ مخواہ اہل بیت سے ضد کرکے حنفی شافعی مالکی احمدی مذاہب مشہور کر دیئے اور اہل بیت میں سے
اوسوقت حضرت جعفر صادق و حضرت زین العابدین و حضرت امام باقر وغیرہ حضرات موجود تھے
لوگوں نے ان کی طرف رجوع کرکے انکو فقہ و مذہب کا امام کیوں نہ بنایا اسکا جواب یہ ہے
کہ بے شک یہ کل حضرات امام دین و شرع ہیں صدہا مسائل انہوں نے بھی کتاب اللہ و کتاب الرسول
سے نکالے مگر ایسا اجتہاد اور ایسا مسائل کا نکالنا جو کہ ائمہ اربعہ سے ہوا ہے ان حضرات کو نہیں
ہوا۔ اور اس میں کسی کا کیا قصور ہے وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ ویسے تو امیر

بھی غصہ ہونا چاہیئے کہ اہل بیت سے کوئی شخص پیغمبر کیوں نہ ہوا یہ چاہیئے کہ اہل بیت ساری دنیا
سے افضل ہو جائیں پھر یہ تو اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے یہ کیا تھوڑا ہے جو کہ قرآن و حدیث میں
اہل بیت کے شان مذکور ہوئے۔ نعوذ باللہ من وساوس الشیطان بارہویں آیت
وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ایک قرأت میں لَعَلَمٌ بھی پڑھا گیا ہے اس بنا پر معنے یہ ہوا
مقاتل بن سلیمان
کہ وہ امام مہدی البتہ علامت اور نشانی ہے واسطے قیامت کے مقاتل بن سلیمان اور دیگر
مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے امام مہدی کے حق میں اور احادیث میں خود
مشہور ہے کہ امام مہدی اہل بیت میں سے ہے اور بعض احادیث میں یہ جو آیا ہے کہ مہدی نسل
عباس سے ہوگا۔ تو وہ دوسرا مہدی ہے وہ تیسرا خلیفہ تھا خلفاء بنی عباس سے کیونکہ وہ
عدل اور تقویٰ وغیرہ کل وصفات حسنہ میں ایسا تھا جیسا کہ بنی امیہ سے عمر بن عبدالعزیز ہوا ہے
اور جو مہدی اہل بیت سے ہے وہ قریب قیامت کے آئیگا یا یہ کہ امام مہدی بنی العباس و اہل بیت
دونوں سے ہوگا۔ بوجہ اسکے اسوقت تک یہ دونوں قبیلے باہم رشتہ کرنے سے ایک ہو جاینگے
جسکو اس سبب سے بنو العباس بھی کہہ سکیں گے۔ اور اس آیت میں دلالت ہے اسپر کہ بی بی فاطمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسل پاک میں ایسی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے ایسے برگزیدہ لوگ پیدا کریگا
اور اسکی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ نے بی بی فاطمہ اور اسکی اولاد کو شیطان کی شر سے پناہ میں
رہنے کی دعا کی ہے قالہ فی الصواعق **تیرہویں آیت** وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ
يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ثعلبی نے حضرت ابن عباس سے اس کی تفسیر اسطور پر کی ہے
کہ اعراف مقام پر جو کہ پلصراط کا ایک بلند مقام ہے چند آدمی ہوں گے یعنی عباس اور حمزہ
اور علی بن ابی طالب اور جعفر ذوالجناحین یعنی دو پروں والا جسکو کفار کی لڑائی میں دو ہاتھ
کٹے ہودن کا بدلہ دو پر ملے تھے اور آسمان کی طرف جنت کو ویسے اڑتا تھا شناخت کریں گے اپنے
دوستوں کو بسبب سفید ہونے اونکے چہروں کے اور دشمنوں کو بسبب کالا ہونے اونکے چہروں کے
دیلمی اور اسکے بیٹے دونوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن بلا سند کہ حضرت علی رضہ نے کہا کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے اللہ جو کوئی میرے اوپر اور میری اہل بیت پر بغض اور غصہ کرے
اسکو مال اور اولاد بہت دے تاکہ مال کے زیادہ ہونے سے اوسپر حساب دنیا کا دراز ہو جاوے

اور عیال زیادہ ہونے سے انکو بہر غلانے کے لئے شیطان زیادہ ہو جائیں اور حکمت اس بددعا کی یہ ہے کہ رسول اللہ اور اہل بیت کا غصہ جب ہی ہوتا ہے کہ محبت آل و عیال و دنیا کی غالب ہو بوجہ اسکے کہ ایسے لوگ اسی محبت دنیوی پر مخلوق ہوئے ہیں اور تکثیر آل و عیال کی دعا دشمنون کے حق میں نعمت ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے رسول اللہ نے دعا کی تھی اور مقبول بھی ہو گئی کہ اسکی اولاد و دولت کی کثرت شہرۂ آفاق تھی پس دوستوں کے حق میں دعائے خیر اور دشمنوں کے حق میں دعائے شر ہوئی۔ **چودہوین آیت** قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اِلیٰ قولہ وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ط کہہ دے اے محمد صاحب ان لوگون سے کہ میں تم لوگون سے سوال نہیں کرتا مزدوری لینے کا دین و اسلام کے احکام پہنچانے پر مگر دوستی اور محبت اپنے خویشوں کی اور جو کوئی حاصل کرے نیکی ہم زیادہ کر دیں گے واسطے اسکے اس نیکی میں اور نیکی۔ اور وہ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور معاف کرتا ہے برائیوں کو اور جانتا ہے وہ سب کچھ جو یہ کام کرتے ہیں امام احمد اور طبرانی اور ابن ابی حاتم اور حاکم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جن کی محبت اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے وہ حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین ہیں یعنی اہل بیت اور حضرت علی نے کہا ہے کہ ہماری محبت تو وہی کریگا جس کے اندر ایمان ہے۔ دولابی نے بیان کیا ہے کہ امام حسن بن علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ہم ان اہل بیت سے ہیں جنکی محبت اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کی ہے فقال لنبیّنا صلی اللہ علیہ وسلّم قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودّۃ فی القربی و من یقترب حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا واقتراف الحسنۃ مودتنا اہل البیت ۱ھ اور اقتراف حسنہ یعنی نیکی حاصل کرنے سے مراد محبت اہل بیت کی ہے شیخ جلیل شمس الدین بن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے محبت اہل بیت میں کیسے عمدہ دو شعر کہے ہیں۔ رأیت ولائی آل طٰہ فریضۃ × علی رغم اہل البعد یورثنی القربا فما طلب المبعوث اجرا علی الہدی × بتبلیغہ الا المودۃ فی القربی ×

ترجمہ دیکھتا ہون مین محبت آل طٰہ یعنی رسول اللہ کی فرض برخلاف دوروالون کے میرے لئے قرب پیدا کرتا ہے پس کوئی طلب نہیں کرتا مزدوری کو وہ شخص جو کہ روانہ کیا گیا ہے یعنی پیغمبر علیہ السلام دین کے پہونچانے پر مگر دوستی اپنے رشتہ داروں کی ۱۲

محبت اہل بیت کی بھی تبلیغ احکام پر اجرت نہیں ہوتی اسکو اجرت کہنا مجازاً ہے جبکہ اس قدر آیت کا ٹکڑا نازل ہوا قُل لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى تو بعضے لوگوں نے اپنے دل میں کہا کہ اب رسول اللہ ہمکو اپنی اہل بیت کی محبت پر اپنے بعد آمادہ کرتے ہیں پس بامر پروردگار جبرئیل علیہ السلام نے حضرت کو خبر دی کہ آپ کو یہ لوگ تہمت دیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے تو اہل بیت کی محبت کا حکم نہیں کیا جناب رسول اللہ اپنے پاس سے بات بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو اسطرح فرمایا ہے پس اسوقت نازل ہوئی یہ آیت اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا الآیۃ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جھوٹ بنا کر بیان کر دیا ہے پس اُسوقت لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ سچے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نازل کی وَهُوَ الَّذِیْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ دوسری آیت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے قریب ہے کہ کر دیگا اللہ تعالیٰ ان کے لئے دوستی حافظ سلفی نے محمد بن حنفیہ سے روایت کی ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ کوئی مومن باقی نہ رہے گا مگر اسکے دل میں اہل بیت کی محبت ہو جائیگی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کئی جگہہ سید سنی ہوتے ہیں مگر اُن میں اسقدر غلطی ضرور ہوتی ہے کہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق و عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے باغ فدک بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیوں نہ دیا انہوں نے نامناسب کام کیا پس اس میں یہ عرض ہے کہ اس میں اون حضرت وغیرہ صحابہ کا ہرگز کوئی کام نامناسب اور خلاف شرع نہیں اور حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جبکہ جان گئیں کہ یہ باغ ورثہ کی چیز نہیں کہ تقسیم کیا جائے تو بی بی صاحبہ نے دعوے ترک کر دیا اور باہم رضا نامہ ہو گیا اور وہ خفگی کیا فقط باقتضائے بشریت ایک ذرہ قدر پیچیدگی بات کے سمجھنے میں تھی جو فوراً جاتی رہی اسکا پورا بیان تحفہ اثنا عشریہ وغیرہ میں بسط سے دیکھو

خاصکر آیات بینات میں ایکسو پچیس ۱۲۵ صفحہ کے اندر مسئلہ باغ فدک کا مبسوط تحریر ہے جسکا دل چاہے اسکو دیکھ لے کئی سادات کرام مولوی مجتہد مولوی حضرت امیر معاویہؓ کو برا کہتے ہیں سو یہ انکی کمال غلطی ہے اپنی آخرت کا نقصان کرتے ہیں حضرت امیر معاویہؓ کو یزید پلید نے دھوکہ دیکر خلافت لے لی تھی اگر امیر معاویہؓ جانتے کہ یزید ایسا خبیث ہے تو کبھی اس سے سلام و کلام تک بھی نہ کرتے یزید پلید نے بوجہ اندرونی خباثت کے منافقوں کی طرح اپنے ظاہری حالات درست کر کے مومنوں کو دھوکہ دیدیا حضرت امیر معاویہؓ صحابی جلیل القدر پختہ درجہ کے مسلمان تھے بلکہ انکے ہمراہ ہو کر جن مسلمانوں کا حضرت علیؓ و حضرت امام حسنؓ سے جنگ و جدال ہوا ہے کسی کو برا کہنا درست نہیں جنہوں نے درمیان کی بات کو بڑھا دیا سو وہ بھی امام حسن کیطرف سے تو آخر کار صلح ہوگئی اور دونو طرف کے لوگوں کو رسول اللہ صلعم نے مسلمان کہا ہے۔

صحیح بخاری پارہ ۹

صحیح بخاری و ترمذی و نسائی و ابوداؤد و ابوحاتم و احمد میں روایت ہے کہ امیر معاویہؓ عمرو بن عاص بھی افضل صحابیات کو حضرت حسن بصریؒ نے قسمیہ بیان کیا ہے اور حضرت عمرو بن عاص بڑی شان کا صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص ایمان لایا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ عمرو بن عاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہے رواہما الترمذی عینی میں ہے کہ عمرو بن عاص زاہد و عابد اور صحابی کا بیٹا تھا اور امام حسن بصری کی عظمت نشان شہرہ آفاق ہے حضرت کا رضاعی بیٹا ہے۔ اور حضرت علی کا شاگرد ہے اور ہر چہار طریقہ کا پیشوا ہے یہی امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ امام حسن بن علیؓ پہاڑوں کی طرح بڑا لشکر حضرت معاویہ کے مقابلہ میں لیکر آیا اور عمرو بن عاص نے یہ خبر دی حضرت معاویہ نے کہا کہ اگر دونو لشکر باہم لڑ مرے تو عورتوں اور لڑکوں اور ضعیفوں کا اہتمام و انتظام کون کریگا پس حضرت معاویہ کی طرف سے دو مرد قریش قبیلہ کے بنی عبد شمس خاندان کے عبدالرحمن پسر سمرہ اور عبداللہ بن عامر کریز نے جاکر امام حسنؓ سے صلح کرلی اسی حدیث میں ہے حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابوبکرہ نے سنایا ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت ایکبار کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے تھے اور کبھی امام حسن بن علی کیطرف اور فرماتے تھے کہ یہ میرا بیٹا سید ہے شاید کہ اسکے سبب سے اللہ تعالی مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں کے اندر صلح کرادیگا پس وہ بھی دو فرقے تھے ایک حضرت امام حسنؓ کا دوسرا حضرت معاویہؓ کا یعنی حسنؓ کو بعد فوت ہو جانے حضرت علیؓ کے امام حسن کیلئے اہل کوفہ نے بیعت و متابعت کی اور حضرت معاویہ کے ساتھ اہل شام نے متابعت کی پس ان دونوں کے درمیان جنگ عظیم کا سامان ہوا مگر حضرت

مرقات

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کر لی اور اوسکی متابعت کو قبول کر لیا اور مرقات شرح مشکوۃ
میں ہے کہ جب حضرت معاویہ و امام حسن رضی اللہ عنہ کی باہم صلح ہوگئی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ
کھڑے ہو کر خطبہ میں صلح کا ذکر بیان کر دیجئے پس حضرت امام حسن نے اللہ تعالی کی مدح و ثنا کے بعد کہا
کہ میں اور حضرت معاویہ مختلف تھے کہ آیا یہ خلافت میرا حق ہے یا اسکا لیکن میں نے اپنے حق کو اللہ تعالی
اور امت رسول اللہ کی خاطر چھوڑ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرد منصف فراج پر کہ حضرت معاویہ مجتہد مسلمان
تھے اور مرد صالح اور بادشاہی کے لائق تھے ورنہ امام حسن اور امام حسین انکے ساتھ ہرگز صلح نہ کرتے۔
اور انکی بیعت و متابعت نہ کرتے۔ کیونکہ جو شخص لائق سلطنت نہ ہو اس سے بیعت کر لی اور جو قابل اصلاح نہ ہو
اس سے صلح کرنی گناہ ہے۔ جبکہ یزید پلید سے مقابلہ ہوا تھا تو باوجودیکہ یزیدیوں کی کثرت تھی اور
امام حسین کے ہمراہ بہت ہی قلیل لوگ تھے مگر پھر بھی یزید سے صلح نہ کی اور اوسکی متابعت کی یہاں تک
کہ اپنا سر مبارک اور اہل بیت کے حضرات کے سر مبارک کٹے گئے کیونکہ یزید پلید قابل صلح کے نہ
تھا اور حضرت معاویہ کے ساتھ جبکہ مقابلہ ہوا تو دونوں طرف عظیم لشکر تھا خصوصاً حضرت امام کا لشکر
اتنا کثیر تھا کہ اوسکو پہاڑوں کے ساتھ تشبیہ دیگئی تھی جیسا کہ صحیح بخاری و ابوداؤد وغیرہ میں
موجود ہے پھر بھی حضرت امام نے صلح اور متابعت اختیار کر لی قرآن مجید میں وارد ہے وَاِنْ طَائِفَتَانِ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ
تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم جنگ کریں تو ان کے درمیان صلح کرا دو پس اگر ظلم کرے
ایک طائفہ دوسرے پر تو تم ظالم طائفہ کو قتل کر دو اور اگر اس نے ظلم سے رجوع کر لیا تو انمیں صلح کرا دو
انصاف کے ساتھ البتہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو ضرور مومن لوگ بھائی
ہیں پس صلح کرا دو اپنے بھائیوں میں اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم رحمت کئے جاؤ۔ تفسیر خازن اور معالم
میں ہے کہ باغی لوگ مسلمان ہیں اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بادشاہ پر باغی کا قتل کرنا واجب ہے
دفع فتنہ کیلئے اور جب بغاوت اور تعدی سے رجوع کرے تو اوسکو باغی نہ کہا جائیگا وہ مجتہد
ہوگا۔ پس جو لوگ کہ امیر معاویہ کو باغی یعنی ظالم و تعدی کرنیوالا کہتے ہیں وہ راہ صواب پر نہیں ہیں

خازن و معالم

اور بعض کتابوں میں جو کہ انکو باغی کہا گیا ہے تو وہ بمعنے طالب حق ہے کیونکہ باغی طالب کو بھی کہتے ہیں
اور اگر فرضاً باغی ہی کہا جاوے بمعنے ظالم و غاصب تو قبل از صلح ہے کیونکہ بعد صلح کے بغاوت زائل ہو گئی
ورنہ صلح کرنی حضرت علی اور امامین کی انسے گناہ ہوگی پس اگر امیر معاویہ کو باغی و ظالم کہا جاوے تو یہ تینوں
امام گناہگار ہونگے اور اگر امیر معاویہ سے صلح درست ہوئی تو وہ مرد صالح ہی گنہگار نہیں۔ مرقات شرح مشکوۃ
مرقات
میں ہے کہ حضرت معاویہ رسول اللہ کے عمدہ اصحاب میں اور فضیلت والوں میں تھا اور آپس کی جنگ و جدال کی سبب سے
انمیں سے کوئی عدالت اور لیاقت سے باہر نہیں ہوا کیونکہ یہ حضرات طالب حق اور مجتہد تھے ایسا ہی اور دوسری
معتبر کتابوں میں مرقوم ہے حضرت سید عبدالقادر جیلانی نے غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے کہ حضرت
غنیۃ الطالبین
علی اور حضرت معاویہ دونوں کی مراد موافق شرع کے تھی پس ہمکو طعن و تشنیع سے زبان روکنی بہتر ہے اور
انکے حالات کو اللہ ہی جل جلالہ سپرد کر دیا اور اپنے نفس کے عیوب میں مشغول ہو دیں اور خلافت حضرت معاویہ
کی صحیح و ثابت ہے۔ بعد وفات حضرت علی اور صلح امامین کی انسے اور خلافت کو ترک کر کے انکے سپرد
کر دینا بھی صحیح ہے پس امامت و خلافت حضرت معاویہ کی درست ہو گئی غایت مافی الباب یہ کہ حضرت معاویہ سے
اجتہاد میں غلطی ہو گئی سو یہ غلطی بھی باعث ثواب ہے کیونکہ اگر یہ جانتے کہ حضرت علی کا حق ہے خلافت کے بارہ
میں اور پھر اپنے لئے کوشش کرتے تو بیشک گنہگار ہوتے مگر وہ تو یہی جانتے تھے کہ میرا حق ہے پس انکی غلطی
اجتہادی ہے فتاوی بزازیہ میں ہے کہ حضرت معاویہ کو برا کہنا درست نہیں کیونکہ وہ مسلمانوں کا ماموں ہے
فتاوی بزازیہ
یعنی حضرت کی ایک بی بی کا برادر ہے اور رسول اللہ کا سالا ہے اور حضرت کی بی بی جملہ مسلمانوں کی ماں کہلاتی
ہیں۔ کیونکہ انکو ام المومنین کہا جاتا ہے اور حضرت معاویہ کاتب وحی تھے یعنی جب قرآن مجید کی آیات نازل
ہوتی تھیں تو لکھا کرتے تھے اور دین کے کام میں صاحب سبقت ہیں اور بہت ملک فتح کئے ہیں اور حضرت عمر و
حضرت عثمان غنی کے آگے خلافت کی ہے لیکن خلافت کے امر میں غلطی کی ہے مگر پروردگار نے برکت صحبت
رسول اللہ انکو معاف کر دیا۔ امام جوزی سے سوال ہوا یزید اور اسکے باپ حضرت معاویہ کے بارہ میں تو کہا
کہ فرمایا ہے رسول اللہ نے کہ جو کوئی ابوسفیان یعنی معاویہ کے باپ کے مکان میں داخل ہوا وہ امن پا لیا
اور یہ جان لیا ہے کہ یزید کا باپ یعنی حضرت معاویہ ابوسفیان کے مکان میں داخل ہوا ہے پس وہ امن والا
ہو گیا اور یزید داخل ہوا پس وہ امن والا نہوا وہ عبارت یہ ہے اللعن علی یزید یجوز لکن ینبغی ان لا
یفعل کذا فی الحجاج وحکی عن الامام قوام الدین الصفاری انہ قال لا باس باللعن علی یزید

ولا یجوز اللعن علی معاویۃ لانہ خال المؤمنین وکاتب الوحی وذو السابقۃ والفتوح الکثیرۃ
وعامل الفاروق وذی النورین لکنہ اخطا فی اجتہادہ فتجاوز اللہ عنہ ببرکۃ صحبۃ سیدنا
علیہ الصلوۃ والسلام ویکف اللسان عند تعظیم المتبوع عن صاحبہ علیہ السلام۔ وسئل
الجوزی عن یزید وابیہ فقال قال علیہ الصلوۃ والسلام من دخل دار ابی سفیان فہو
امن وعلمنا ان اباہ دخل دارہ فصار امنا والابن لم یدخلہا فلم یصر صاحب حل

ترمذی شریف میں حضرت معاویہؓ کے مناقب میں حضرت عبد الرحمن بن ابی عمیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
نے حضرت معاویہؓ کے حق میں دعا دی ہے اللھم اجعلہ ہادیا مہدیا واھد بہ۔ اے اللہ
معاویہ کو کر دے ہدایت پانیوالا اور ہدایت کردہ شدہ اور اسکے سبب سے لوگوں کو ہدایت دے۔ استیعاب فی
معرفۃ الاصحاب میں ہے کہ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن بن علیؓ سے کہا کہ اسجگہ بعضے لوگ ایسے
ہیں کہ وہ حضرت معاویہ کو دوزخی کہتے ہیں امام حسن نے کہا کہ اللہ تعالی انپر لعنت کرے انکو کہاں
سے معلوم ہوا کہ وہ دوزخی ہے۔ حضرت عمر بن العزیز کی حکومت میں ایک شخص نے حضرت معاویہ کو گالی
دی پس عمر بن عبد العزیز نے اوسکو تین درہ مارا۔ اور صواعق محرقہ وغیرہ بہت کتابوں میں حضرت معاویہؓ
کے مناقب بہت لکھے ہیں پس مسلمان کو ضروری ہے کہ انکی بدگوئی سے اپنی زبان کو بچا دے
میں دعا کرتا ہوں یا اللہ جل جلالہ مجھکو اور میری اولاد اور خویش واقارب اور جملہ مسلمانوں کو محبت
کامل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اور محبت کل انبیا علیہم السلام اور محبت اہل بیت وکل صحابہ کرام
وتابعین وتبع تابعین ومحبت جملہ بزرگان دین کی نصیب فرمایئے اور اس میری کتاب کو جو کہ
رسول اللہ کی اولاد واہل بیت کی شان میں اپنے ذہن ناقص سے لکھی ہے قبول فرماکر میری مغفرت
اور میرے آبا واجداد واولاد واقارب کی بخشش کا ذریعہ فرمائے اور دین و دنیا میں آفات وگناہوں
سے بچا اور مرادات شرعیہ حاصل فرما۔ آمین آمین آمین۔ وصلی اللہ علی رسولہ محمد والہ
وصحبہ وحزبہ بعدد معلوماتہ الف الف الف مرات

قاضی غلام گیلانی سنی حنفی نقشبندی موضع شمس آباد علاقہ چھچھ۔
ضلع کیمل پور۔
سنہ ۱۳۳۲ھ

ترمذی

استیعاب

فائدہ ضروری جو شخص کہ سید کہلاوے اور وہ سیدوں کے خاندان مشہور سے نہو تو اہل اسلام در بنیر سید
ہونے اوس کا امتحان نہیں اور اوس سے شجرہ نسب طلب کریں کہ آیا فی الواقع سید ہی یا نہیں وہ لوگو نپر انکی تعظیم کو
واجب کرتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد اپنے آپکو کہتا ہی پس اوس سے اس امر کا ثبوت لینا چاہئے
ابن حجر ہیتمی نے اسکو بیان کیا ہے کیونکہ آجکل یہ بلا بہت پھیل گئی ہی کہ بعضے لوگ آمیر مانگ خاں یا کوئی شخص جب
دولتمند یا مرتبہ والا ہوتا ہی تو وہ اپنی ذات چھوڑ چھوڑکر کسی بڑی ذات میں گھس جاتا ہے کوئی قریشی کوئی اعوان قطب شاہی کوئی مغل
کوئی افغان کوئی شیخ صدیقی یا فاروقی کہلانے لگتا ہے حالانکہ یہہ بات گناہ کبیرہ حرام ہے ایسے شخص پر لعنت برستی ہی روز حشر کو
شرمندہ کیا جاویگا یہ خیال نہیں کرتے کہ اگر اعمال اچھے نہو نگے تو بڑی ذات سے کیا فائدہ ہوگا امام ابن حجر مکی ہیتمی نے
زواجر عن اقتراف الکبائر میں چند احادیث اس امر میں ذکر کی ہیں روایت کی ہی امام احمد اور طبرانی نے عمرو بن شعیب سے
وہ اپنے باپ سے وہ اونکے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کفر ہوا وہ شخص جو اپنی نسب سے بیزار ہوا
یا ایسی نسب کا نام لیا جسمیں وہ معروف نہ تھا اور عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص میں کلام تو بہت ہی
اور اونکی روایت عن ابیہ عن جدہ کو حجت جانتے ہیں اور طبرانی نے اوسط میں حجاج بن ارطاۃ کی روایت حضرت ابوبکر صدیق رض سے کی
فرمایا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس نے دعویٰ کیا ایسی ذات کا جسمیں وہ مشہور نہیں ہی تو وہ اوسنے کفر کیا اللہ تعالیٰ کیساتھ اور جس نے
اپنی ذات ترک کر دی وہ بھی کافر ہوا روایت کی ہی امام احمد نے کہ اللہ تعالیٰ چند لوگوں سے بروز قیامت کے کلام نکریگا اور اونکی
طرف نظر رحمت کی بھی نکریگا اور اونکے لئے درد دینے والا عذاب ہے کسی نے کہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں
فرمایا کہ جو اپنے ماں باپ سے اعراض کرتا ہے یعنی عاق اور ناحق اونکا فرمان نہیں مانتا یا یہ کہ اپنے اصلی ماں باپ
کو کسی وجہ سے ماں باپ نہیں مانتا یا یہ کہ کسی کے ماں باپ بافندہ ہیں مثلاً اور یہ کہتا ہے کہ میرے ماں باپ سید ہیں
یعنی میں سید کی اولاد ہوں تو اوسنے اپنے اصلی والدین کو ترک کر دیا اور اپنی اولاد سے بری ہی یعنی اپنی
اولاد کو کسی فائدہ کیلئے اولاد نہیں کہتا بلکہ کسی غیر کیطرف نسبت کر دیتا ہے اور وہ شخص کہ احسان کر کے اوسکی ناشکری کرتا
ہے۔ صحیح مسلم و صحیح بخاری میں روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے اپنے باپکو چھوڑکر غیر کا بیٹا بنا
اوسپر جنت حرام ہی معاذ اللہ اور ایسے لوگ بھی اسی عذاب کے لائق ہی روایت کی امام مسلم و امام بخاری و ابو
داؤد وغیرہ نے بروایت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو داؤد و نسائی و ابن حبان و بیہقی نے ابو ہریرہ رض
سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسے کو یہ درد گار سب مخلوقات اگلی پچھلی کے سامنے شرمندہ
کر دیگا اور امام مسلم و امام بخاری نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ وہ کافر ہو گیا اور وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے اور جو شخص غیر والی پر لعنت ہوتی ہی اور اللہ تعالیٰ کی
اور رسولوں کی اور سب لوگوں کی اور نہ قبول کریگا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اوسکا فرض نہ نفل کو اور طبرانی نے صغیر میں حدیث بیان کی ہی کہ اوسکو کفر پہنچا
اور حاکم نے صحیح حدیث بتائی ہی کہ فرماتا ہی ایسے شخص کی خوشبو بھی جنت کی نہ آویگی حالانکہ وہ پانسو برس کی راہ سے پہنچیگی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہی کہ جنت کی
پانسو برس کی راہ سے پہنچتی جاتی ہے اور ابو داؤد میں ہی کہ اللہ تعالیٰ اسپر ہمیشہ تک لعنت بھیجتا رہتا ہی قیامت تک اور کفر کا معنی

السؤال قوله تعالى انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت الخ يدل على الارادة وصفة
الارادة لا تستلزم المحبة والرضا عند الاشاعرة فلا يتم التقريب لان المرام في هذا المقام اظهار
محبته سبحانه ورضاه على آل البيت فافيدونا الجواب وبالتحقيق في ذلك بين الماتريدية والاشاعرة
الجواب لا ريب في ان المشائخ الحنفية ذهبوا الى انه لا محبة في صفة الارادة وان الارادة
لا تستلزم الرضى والمحبة كما في المسايرة للامام ابن الهمام بل الارادة اعم منهما كما في اشارات المرام
معزيا الى عامة اهل السنة واشار اليه في العمدة والتمهيد للامام النسفي هذا هو مذهب الماتريدية
وذهب الشيخ الاشعري ومتابعوه الى ان المحبة بمعنى الارادة وكذلك الرضى كما في شرح الوصية للشيخ
الاكمل وصرح بذلك امام الحرمين في الارشاد وقال الآمدي في الابكار ذهب الجمهور منا الى ان المحبة
والرضى والارادة بمعنى واحد كما في اشارات المرام احتج مشائخ الحنفية بقوله تعالى ولا يرضى لعباده الكفر
وبقوله تعالى والله لا يحب الفساد حيث دلت الآيتان على ان الكفر والفساد ليسا برضاه تعالى ولا
محبته وقد ثبت ان الكل بارادته فثبت ان الارادة لا تستلزم الرضى والمحبة واحتج مشائخ الاشاعرة
بانه لا يراد الا ما يكون مرضيا ومحبوبا ومعنى قوله تعالى ولا يرضى لعباده الكفر لا يرضى الكفر دينا وفي الارشاد للامام
الحرمين الرب تعالى وتقدس لا يحب الكفر ولا يرضاه معاقبا عليه او المراد بالعباد من وفق للايمان الجواب
ان تعلق الارادة بالمحبوب والمرضي اغلبي لا كلي لما ترى من ان الانسان في نفسه ارادة ما يكره وجوده
لامر كارادة الكي تداويا وكذلك لا يريد وجود ما يحبه لعلل يلزم من وجوده كما في المسايرة للامام ابن الهمام وما
قصدوه من معنى الآية خلاف ظاهر القرآن اذ الرضى من الله تعالى الثواب على الفعل او ترك الاعتراض عليه
والمحبة قريب من الرضى كما في شرح الوصية للشيخ الاكمل ولا يقال الكفر والمعاصي بقضائه تعالى والرضى بالقضاء
واجب فيكون الرضى بالكفر واجبا لانا نقول لا شك ان الكفر مقضي لا قضاء والواجب الرضى انما هو بالقضاء دون المقضي
والرضى منه تعالى بمعنى الكفر ليس الا مجازا بمعنى الاختيار وذلك لا يستلزم الرضى بالمعنى الحقيقي ولا ترك
الاعتراض عليه كما يستفاد من المواقف وشرحه الشريفي فاذا وقفت على ما ذكرت تحقيقه عليك
ان تعلم ان لا اشكال عند الاشاعرة في لزوم الارادة للمحبة والرضى وانما هو على مسلك الماتريدية
لكنهم يقولون باللزوم مطلقا بل بناء على الاغلب وفي الآية الكريمة آخر النظم ينادي باعلى ندائه
ان الارادة هنا تستلزم المحبة والرضا بقرينة قوله تعالى ليذهب عنكم الرجس ويطهركم
تطهيرا فتم التقريب واصاب المجيب

فہرست مضامین رسالہ جمع عبارات در فضائل حضرات سادات

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
کسی کو نسب کام نہ دیگی نہ سید کو نہ غیر کو	۲تا۴	اوسکی ماں حاملہ ہوتی ہے حیض و ناپاکی کی حالت میں	۹
سیدونکو نسب سے فائدہ ہوگا	۵تا۹	جو قرآن شریف کو مانتا ہے اوسکو سادات پر	۱۰
حوض کوثر پر رسول اللہ سوال کرینگے کہ تم نے		محبت کرنا چاہئے	
میری اولاد کی تعظیم کی ہے یا نہ سادات پر قہر	۵	اہل بیت کے جتنے دوست ہیں اتنے درخت طوبیٰ میں کاغذ	
مت کرو اور بھلائی کرو۔		پیدا ہوگئے اور بروز حشر ہر ایک دوست کو ایک ایک	۱۰
سادات کی تعظیم کرنیوالا حوض کوثر پر رسول اللہ		کاغذ دیا جائے گا۔	
کے پاس جائے گا۔	۵	رسول اللہ نے قسم کھائی ہے کہ جو کوئی آل بیت	
جس نے سید کی تعظیم کی اوس نے جنت کا رستہ لیا	۵	پر غصہ کریگا دوزخ میں جائے گا۔	۱۰
حضرت کے پاس سب سے اول آل بیت جائینگے سب	۵	اگر خانہ کعبہ میں جا کر نماز پڑھے مگر آل بیت پر غصہ	
کی نسب روز قیامت کے کٹ جائیگی۔ مگر رسول اللہ		کرنے سے دوزخ میں جائے گا۔	۱۰
کی نسب قیامت کے روز بھی رہیگی۔	۷	اہل بیت کی محبت مسلمانی کے فرضوں سے ایک	
کل لوگونکی طاقت بیٹے پوتے باپ دادا۔ بھائی برادر		فرض ہے۔	۱۰
سے ہوتی ہے مگر فاطمہ کی اولاد کی طاقت رسول اللہ		آل بیت کی محبت سے اولیاء اللہ کو بڑا مزہ	
سے ہے۔		ملتا ہے۔	۱۱
خواجہ خضر نے ایک دیوار کو سیدھا کیا ایک عالم	۸	بدکار سید کے ذات اور جثہ و بدن کو برا نکہے	
کی بدگمانی کا قصہ گنہگار سیدوں کے خاتمہ		کیونکہ رسول اللہ کا ٹکڑا ہے اگرچہ کتنی ہی پشت	۱۱
بالخیر ہونے پر	۸	دور ہووے	
آل بیت کی محبت تین قسم پر ہے مجلس میں اگر	۹	مرتبہ اور شرافت آل بیت ہی کو ہے	۱۱
سید آوے تو اوسکو نا قابل جانکر بات چیت کو	۹	جو کوئی آل بیت کی بیعزتی کا ارادہ کریگا اوس کو	
بند کرنا چاہئے جو کوئی سادات کا حق اور مدینہ کے		اللہ تعالے ذلیل کریگا۔	۱۱
لوگوں حق نہیں جانتا یا وہ منافق ہے یا ولد زنا یا		بی بی فاطمہ جب پلصراط سے گذریگی لوگ آنکھیں بند کرینگے	۱۱

مضمون	صفحہ
سیدونکو بھروسہ کرکے بدکاری کرنا حرام ہی + جو اصلی سید ہی فرزند اوسیں	١٢
رسول اللہ اور نیک لوگ انکے اخلاق ہونگے اور اللہ تعالے کا ڈر	
اوسمیں بہت ہوگا + بعضے سیدونکی برے کاموں کا ذکر سادات کی شان	١٣
میں پندرہ آیات ہیں قرآن شریف میں آل بیت دو قسم ہیں +	١٣
آل بیت سے کون مراد ہیں + سیدوں پر مال زکوۃ اور عشر اور صدقہ	١٤
عید الفطر اور کفارہ و نذر وغیرہ واجب صدقات حرام ہیں انکو نفلی	١٥
صدقہ جائز ہی + سادات کو مرا- اور بیعت کے سوا کسی کی قطب نہیں	١٦
بنایا جاتا + ابو العباس نے کہا کہ سواے سادات کے اور لوگ بھی	٢١
قطب ہوتے ہیں + اصحاب کسا یعنی کملی والے لوگ + اگر حضرت	١٧
کی اولاد پر درود نہ پڑھا تو وہ منظور نہیں + ساری عمر میں ایکبار	١٨
ہر مسلمان کو درود پڑھنا فرض ہی + جب حضرت کا نام پاک سنے تو درود	
پڑھے + چالیس جگہوں میں درود مستحب ہی اور سات مقام میں	١٩
مکروہ ہی + امام شافعی کے نزدیک نماز میں درود فرض ہے + حضرت کے	١٩
اہل بیت حضرت کیساتھ پانچ چیزوں میں برابر ہیں + جب تک	٢١
سادات علما ہیں زمین کے لوگ امن میں رہینگے اور جب اہل بیت	٢٣
ہلاک ہونگے تو لوگوں پر عذاب اتر پڑیگا + امام مہدی کا آنا	٢٤
بی بی فاطمہ رسول اللہ کی جزو ہی اور کل سید لوگ بی بی فاطمہ کی	٢٤
جزو ہیں + خلاف شرع سید کو سمجھانیکا طریقہ + سب امت سے	٢٥
اول ابوبکر و عمر رض جنت میں جاوینگے + سب سے اول حضرت	٢٥
عمر سے اللہ تعالی مصافحہ کریگا اور اول ہی اوسکو جنت میں	٢٦
داخل کریگا + رسول اللہ کی اولاد حضرت علی کی پشت سے ہی اور	٢٧
سیدوں کی ابتدا رسول اللہ و حضرت علی و بی بی فاطمہ سے چلتی ہی	
رسول اللہ کی بیٹی کا سلسلہ اولاد یعنی بی بی فاطمہ کی اولاد	
رسول اللہ کی اولاد کہلاتی ہی یہ خصوصیت ہی رسول اللہ کی شرع	
اولاد تو باپ سے چلتی ہی مگر رسول اللہ کی اولاد انکی بیٹی سے شروع	
ہوتی ہی + بعضے کم علم مولوی سیدونکو دیکھکر کہتے ہیں کہ	

مضمون	صفحہ
اولاد انکی طرف سے شروع ہوتی ہی اور سیدونکے باپ پہلے تو حضرت	
علی ہیں اگر رسول اللہ ہوتے تو جب سید لوگ ہوتے بڑا افسوس ہی	
یہہ خیال نہیں کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فاطمہ کی اولاد کو اپنی اولاد	
کہا ہی دوسرا یہ کہ امام حسن و حسین کو حضرت نے جنت کے جوانوں کا	
سردار کر کے بلایا ہی پس جبکہ وہ جنت کے لوگونکے سید و سردار	
ہوے تو اونکی اولاد دنیا کے لوگونکی سردار و سید کیسے نہ ہوگی	
اون مولویوں کی یہہ غرض معلوم ہوتی ہی کہ ساری دنیا میں کوئی	
سید نہیں کیونکہ سید جب ہوتے کہ رسول اللہ کی بیٹا اولاد	
رہتی یہ اونکی نادانی ہی + روز قیامت کے لوگ ماں کے نام	٢٧
سے پکارے جاینگے + شیعوں کا بیان + بعضے جاہل علیم	٢٨
ضدی سیدوں کا بیان + شیعہ کا معنی	٢٩
امام مہدی کا بیان + آل بیت کے دوستونکا منہ روشن	٣٠
ہوگا بروز قیامت کے اور دشمنونکا کالا ہوگا + سیدونکے	٣٠
دشمن کو مال و اولاد زیادہ ملنے کی رسول اللہ نے دعا	٣٠
دی ہی + حضرت امیر معاویہ کا بیان اور بعضے سنی	
سیدونکی غلطی باغ فدک میں + حضرت امیر معاویہ رض	٣٢
کو برا کہنا غلطی ہی + حضرت معاویہ و حضرت امام حسن کی	٣٣
صلح + حضرت معاویہ کل مسلمانونکا ماموں ہی	٣٤
کسی نے حضرت معاویہ کو برا کہا تھا عمر بن عبد العزیز	
نے اوسکو تین درہ مارا تھا + جو کوئی اپنی ذات کو بدلاوے	٣٦
وہ ملعون ہی اور جنت کی خوشبو اوسکو نہ پہنچیگی حالانکہ	٣٧
وہ خوشبو ستر سال تک کے رستہ پر جاتی ہی -	
اور اکثر یہہ ورد گا جل جلالہ کا غالب جگہوں میں	٤٠
صحبت کو لازم ہوتا ہے + جو کسی سید کو گالی دیوے	
اوسکی گالی کو مشہور کر کے اوسکو قید کیا جاوے اور جب تک گالی	
جاوے کر لو توبہ پختہ معلوم ہو کر اب وہ دیگر کسی سید کو گالی	
نہ دیگا [illegible]	